New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
کھندا اے زمانہ مینو بگڑا
از قلم فاطمہ نیازی
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

کھنداا ے زمانہ مینو بگڑا

ازفاطمہ نیازی

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

شام کا پہر تھا.. چوڑی اور پر رونق گلی میں لوگ اپنے معمول کے کاموں میں مصروف تھے.. کہیں دکانیں تھیں.. گلی کے نکڑ پر چائے خانہ تھا جہاں بھیڑ کی انتہا تھی دفتروں اور روزگار سے فارغ ہو کر مرد دوست یاروں کے ساتھ یہاں بیٹھ کر چائے سے لطف اندوز ہوتے تھے کچھ میزیں باہر کی جانب رکھیں تھیں قریب ہی ایک بڑا سا چبوترہ تھا جس پر ایک بڑے سے تخت کے گرد کہیں کرسیاں رکھیں تھیں چبوترے کے برابر میں لوہے کا زینہ اوپر کو جا رہا تھا جس کا دروازہ اسی وقت کھلا نکل کر باہر آنے والے نے زوردار انگڑائی لی اور طاہرانہ نگاہ گلی مِیں ڈالی..

"تو ہے.. تیرا یہ سنسار سارا.. میں اور میرا پیار سارا.." وہ گنگناتا ہوا شرٹ کے بٹن بند کرتا نیچے اترا اور تخت کی جانب بڑھتے ہوئے ایک نگاہ اندر ہوٹل پر ڈالی..

"اوئے چھوٹے جا کہ صدو کو بلا بولا سنی بھائی نے بلایا ہے" ! .

"جاتا ہوں..." تیرا چودہ سالہ لڑکا سارے کام چھوڑ کر اگلے لمحے ہی تیزی سے ہوٹل سے نکل کر دوسری جانب بڑھا..

ہوٹل میں کہیں لوگوں نے خائف نگاہ اس پر ڈالی تھی.. کچھ نے برا سا منہ بنایا اور دو ایک لوگ تو اٹھنے کی تیاری کرنے لگے لیکن وہ شان بے نیازی سے پیر پسارے چرس

بھری سگریٹ کے گہرے کش لے رہاتھا..تب ہی ایک لڑکا وہاں سے گزرا...

"اوئے شامو..آج کل تیری بہن کا فون نہیں آرہا..؟؟کیا بات ہے بھئی؟؟ کہیں شادی وادی تو نہیں کر دی..!!" وہ لاپرواہی سے بولا تھا

لڑکے کی رنگت سفید پڑی خون کھول اٹھا وہ چہرے کو بے نیازی کا تاثر دیتا تیزی سے آگے بڑھ گیا..

وہ ہنس دیا..

"اور اکرام بھائی کیا حال ہے بچے ٹھیک ہیں؟؟"اب وہ کسی ادھیڑ عمر مرد کی جانب متوجہ تھا چہرے پر شرارتی مسکان ناچ رہی تھی..لیکن شرارتیں بھی اس کی شیطانیت بھری ہوتی تھیں تبھی تو اہل علاقہ اس کی دوستی سے بھی خائف ہی رہتے تھے دشمنی تو دور کی بات تھی!!..

وہ ارحان عمر دین تھا..ارحان عرف سنی... موسیٰ نگر کا بدنام ترین نام..خوف و بدمعاشی کی علامت...

سرخ و سفید رنگت تھی مضبوط کسرتی جسم اونچا لمبا قد کاٹھ چاہتا تو بے حد وجیہہ دکھ سکتا

تھالیکن مصنوعی کٹ لگی آئی برو رنگے ہوئے بال.. عجیب طرز کی فلمی شیو بنائے کانوں میں بالیاں ڈالے ہاتھوں میں بریسلیٹ انگلیوں میں انگھوٹیاں شرٹ سے باہر جھانکتا سانپ کی شکل کا لاکٹ وہ پہلی نظر میں ہی دیکھنے والے کو اپنی شخصیت اور فطرت کا پتا دیتا تھا...

چند منٹ بعد سانولا سا لڑکا چہکتا ہوا اس کے قریب آکر بیٹھا..

"کیا بھائی رات سے سارے کدھر غائب ہیں ایک بھی پٹھا نظر نہیں آرہا..؟؟"اسنے باقی اوباش ساتھیوں کے متعلق سوال کیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چھوڑ سالوں کو کام پہ لگایا ہے تو بتا کیا خبر ہے وہ پان کا کیبن کھولے بیٹھا ہے اس کو بول زیادہ چوں چا نہیں کرے پھر بھی کرے تو اپنا انٹر ودے دیو سالے کو...! سنی بھائی کو ہلکے میں لے رہا ہے..."اسنے کہتے ہوئے اس شخص کو غلیظ گالیوں سے نوازا...

"ہاں ہاں بھائی ٹینشن چھوڑو آپ کو ایک خبر دینی ہے یہ بھٹی کے گھر نیا مال آیا ہے ..بہت مست ہے...ہی ہی ہی..وہ کیا بولتے آپ؟؟ہاں ایک دم آگ ہے آگ.."وہ شیطانیت سے مسکرایا

"ہیں کب کون ہے؟؟نام کیا ہے؟؟"

"کیا جانوں بھائی کل ہی تو سامان اترا ہے"!..

"تو پتا کرنا سالے یہ کیا آدھی ادھوری خبریں دے کر تو خرچہ پانی مانگنے آجاتا ہے ..."سنی منہ بنا کر اپنی جیکٹ میں ہاتھ ڈالا اور ہزار کے کڑکتے دو نوٹ نکال کر اسکی جانب بڑھائے اس لڑکے نے فوراتھام لیے اس کی آنکھیں چمکنے لگیں!...

****

شام کا آخری پہر تھا اندھیرا پھیلنے لگا تھا..

سنی اپنے اوباش ساتھیوں سمیت اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھا تھا...دفعتاً اسنے چھوٹے کو پکارا بھیڑ کے باعث وہ سن نہ پایا...بس اتنا تھا کہ اس کا پارہ چڑھ گیا...

"اوئے چھوٹے ادھر آ کب سے چائے کا بولا ہے اپنے باپوں کے آگے چائے پاپے ڈال رہا ہے تیرے چاچے بھی ادھر بیٹھے ہیں...!"وہ غصے سے دھاڑا..

چھوٹا ہڑبڑا کر رہ گیا

"معاف کردو سنی بھائی میں بھول گیا تھا"...

"ادھر آ شاباش یاد دلاتاہوں آ جا میر الال..ادھر آ"..

ہوٹل کے مالک نے بے بسی سے ادر گرد نگاہ ڈالی سارے لوگ تجسس کے مارے

نگاہیں سنی کی جانب کیے اسے دیکھ رہے تھے

معاف کر دو سنی بیٹا بچہ ہے بھول جاتا ہے "!.

"علاج کرتاہوں نامیں کریم چاچا.. بھیجو اس کو زرا"!..

"جابھائی اب بھگت لے..تجھے سو دفعہ کہا ہے ان کا آرڈر سب سے پہلے پہنچا آیا

کر..!"ہوٹل کا مالک بھی چھوٹے پر گرم ہونے لگا چھوٹا ڈرتا ڈرتا باہر چبوترے پر

ان کے تخت کے پاس آ کھڑا ہوا..

سنی نے زور دار تھپڑ اس کو رسید کیا...

"اگلی دفعہ ایک ہی آواز میں سن لیو اپنے باپ کی"..

چھوٹا لڑکھڑاتا ہوا چبوترے سے گرا اور کسی کے قدموں میں آ پڑا...

"ایکسکیوزمی کیا حیوانیت ہے یہ؟؟"اس کی غصیلی آواز پر کہیں لوگوں نے مڑ کر اسے

دیکھا تھا..

"بھائی یہی ہے وہ.."وہی سانولا لڑکا اس کے کان میں بولا

سنی کے ہونٹ سیٹی کے انداز میں گول ہوئے اور اسنے تفصیلی نگاہ اس پر ڈالی

وہ ڈوپٹہ سر اور چادر کندھوں پر ڈالے کھڑی تھی ہات میں چند فائلیں... صاف رنگت تیکھے نقش والی وہ بے حد پر کشش معصوم چہرے اور نازک سے بدن کی لڑکی تھی...

اس کی غصیلی نگاہیں سنی پر جمی تھیں..

"جی میڈم جی کوئی مسئلہ کوئی پریشانی کوئی ٹینشن ہے کیا؟؟"اسنے مسکراتے ہوئے کٹ لگی ابرو اچکائی..

"اتنے چھوٹے بچے کے ساتھ غیر انسانی سلوک کرنے کے بعد آپ پوچھ رہے ہیں کوئی مسئلہ کوئی پریشانی کوئی ٹینشن.. حد ہے بدمعاشی کی..."اسنے اپنے پرس سے سنی پلاسٹ نکال کر چھوٹے کی طرف بڑھائی جس کا گال زمین پر رگڑ کی وجہ سے زرا سا چھل گیا تھا...

سنی گہری نگاہ سے اس کا جائزہ لے رہا تھا وہ سنجیدہ اور کاٹ دار نگاہ اس پر ڈال کر آگے بڑھ گئی...

"ہائے صدو..مال تو واقعی بڑا مست ہے...!!"اسنے آنکھ دبائی سب کے سب جناتی قہقہے لگا کر ہنس دیے"!...

چھوٹا آنسو پیتا گال رگڑتاہں وٹل کے اندرونی حصے میں بڑھ گیا...

****

"کہاں رہ گئی تھی حیرام کب سے فون کر رہی ہں وں..!"جوں ہی وہ گھر میں داخل ہں وئی آمنہ خفگی و فکر مندی کے ملے جلے تاثرات سے بولیں...

"سوری ممی فون آف ہں و گیا تھا بیٹری ڈیڈ تھی"..

"اتنی دیر کیسے لگ گئی؟؟"انہوں نے پھر سوال کیا..

"ٹریفک ہی اتنا تھا وکیل صاحب سے بھی مل کر آئی ہں وں....."وہ تھکی سی سانس خارج کر کے بولی.

".ہمم خیال رکھا کرو.. مسز بھٹی بتا رہی تھیں یہاں ایک سنی نام کا گنڈا ہے جو بدنام زمانہ گینگسٹر ہے..وہ لڑکیوں کے ساتھ!..

"کم آن ممی..ڈونٹ وری یہ علاقہ متوسط طبقے کا ہے یہاں کے لوگ کم پڑھے لکھے ہیں

ڈر کر چپ رہتے ہیں تو ایسے لوگوں کو مذید شہہ ملتی ہے..اور میں نا کم پڑھی لکھی ہوں

نا کسی سے ڈرتی ہوں اپنے حقوق و فرائض سے بخوبی واقف ہوں... چلیں آپ کھانا

لگائیں میں فریش ہو کر آتی ہوں..." وہ لاپرواہی سے کہہ کر اندر چلی گئی

آمنہ فکر مند سی کھڑی تھیں!...

****

سنی اپنے فلیٹ میں موجود تھا سارے دوست یار اس کے ارد گرد بیٹھے تھے..وسط میں

میز تھی جس پر شراب کی بوتلیں رکھیں تھیں سگریٹ کے ڈبے ادھ کھلے کچھ

بند..کارپٹ پر بجھی ہوئیں سگریٹیں پڑھی تھی تیز آواز میں ایک بے ہودہ سا گانا

بج رہا تھا.. سنی گانے کی آواز پر مست سا سر دھن رہا تھا..اچانک ہی اسے ایک خیال آیا

اسنے ریموٹ اٹھا کر گانا بند کر دیا اچانک فضا میں خاموشی چھا گئی لڑکوں نے اسے سوالیہ

نگاہوں سے دیکھا..

" تیکھی حسینہ کا کچھ پتا کیا حرامیوں..! یا یوں ہی حرام خوری کر رہے ہو ادھر

بیٹھے..؟"

"کیابھائی آپ بھی نا...اتنا بھی کیا حیرام نام ہے...!ماں آمنہ باپ محسن عباسی تھا مر چکا چچانے گھر پر قبضہ کیاہوا ہے کیس عدالت میں چل رہاہے اس لیے کچھ مہینوں کے لیے ادھر آئے ہیں اچھے کھاتے پیتے گھر کی ہے انجینئر ہے...!خود کماتی بھی ہے"!.

"واہ جی واہ... جلد ہم بھی چکھ لیں گے کیسے ہوتے ہیں انجینئر صاحبان.. ویسے یہ صاحبہ کچھ تیز سی ہے خیر ہم کون سا کم ہیں دیکھ لیں گے...!"اسنے آنکھ دبائی.. سب ہنس دیئے!..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

وہ سارے اپنے مخصوص تخت پر بیٹھے تھے.. حیرام مضبوط قدموں سے چلتی اپنے گھر کی جانب بڑھ رہی تھی..

"تو کتنی خوبصورت ہے فدا دیدار پہ تیرے... مکمل عشق ہو میرا زرا سا یہاں بھی دیکھ لے"!..

"کیابھائی گانے کی واٹ لگادی"!..

"ابے چپ بے تو...!اے ظالم حسینہ یوں نہ آنکھیں پھیر کے گزرو کچھ ہم پر نظر کرو کچھ ہم بھی کریں گے"!...

آواز حیرام کے کانوں سے ٹکرائی اسنے ناگواری سے ان سب کی طرف دیکھا

"میڈم جی میں ادھر ہوں..!"سنی نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا اور آنکھ دبائی

"یو بلڈی.. حیرام کا خون کھول گیا وہ تیزی سے اس جانب بڑھی اور اگلے ہی لمحے رک گئی کسی خیال کے آتے ہی اسنے ایک خونخوار نگاہ سنی پر ڈالی

"کہیں یہ وہ ہی تو نہیں جس کا ذکر ممی کر رہی تھیں"!..

"کیا ہوا جانم ڈر گئی..؟"سنی شرارت سے بولا

حیرام نے کاٹ دار نگاہ اس پر ڈالی اور آگے بڑھ گئی

......

دوسری صبح اسکے دفتر جانے کے وقت وہ گلی میں موجود تھا...اسے دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھا

"ارے واہ ہمت تو بہت ہے سیدھا پولیس کو فون کردیا کہ ...ہاہاہا..

کیا کیا پولیس نے ؟؟دیکھو تو سہی سلامت یہاں کھڑا ہوں تمہارے سامنے"!...

"ہٹو آگے سے...!"حیرام غرائی

"لو ہٹ گیا...,"وہ مسکراتا ہوا اس کے سامنے سے ہٹا اور ساتھ ساتھ چلنے لگا..

"اور انجینئر صاحبہ کتنی ایجادات کیں ؟؟"

وہ نظرانداز کرتی آگے بڑھتی گئی..

"سنو ناڈارلنگ تمہارا موبائل نمبر تو دو نا"!...

"جوتی کا دوں ؟؟"وہ غصے سے بولی

"لاؤ دے دو تمہارے لیے سینڈل ہی لے آؤں گا..سنا ہے تحفے دینے سے محبت بڑھتی ہے"!..

بس اسٹاپ آ گیا تھا وہ وہی رک گئی

"میں ڈراپ کر دوں جان ؟؟"سنی نے اپنا لاکٹ انگلی پہ لپیٹتے ہوئے سوال کیا...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Designing

" گھٹیا چیپ انسان.. دفعہ ہو جاؤ..!" وہ دانت پیس کر بولی

"اوکے ہو جاتا ہوں بائے ڈارلنگ.." ہوائی بوسہ اس کی طرف اچھال کر وہ پلٹ گیا

حیرام نے سکھ کی سانس لی

"حد ہے یہ پولیس والے بھی ایک نمبر کے کرپٹ اور گھٹیا ہیں..!" وہ بڑبڑانے لگی...

****

حیرام اپنے کمرے کی بالکنی میں میز کے گرد بیٹھی کچھ کام کر رہی تھی سامنے لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا قریب ہی چند فائلیں اور چائے کا بھرا کپ رکھا تھا وہ کام میں پوری طرح منہمک تھی جب اچانک ہی کوئی بالکنی میں کودا.. اس اچانک آفتاد پر حیرام کی چیخ نکل گئی کودنے والا اندھا دھند کمرے میں بھاگا اور دروازہ اندر سے بند کر دیا... حیرام نے حیرت سے بند دروازے کو دیکھا

"اے کون ہے اندر دراوازہ کھولو..." اسنے پوری قوت سے دروازہ بجایا اگلے ہی لمحے

دروازہ کھلا کودنے والے نفوس نے اسے جھٹکے سے اندر کھینچ لیا حیرام بھوکلا کر رہ گئی

"کیا بدتمیزی ہے،....؟؟"

"کوئی بدتمیزی نہیں ہے چند منٹ کی بات ہے میرے پیچھے پولیس ہے"!...

"اتنا ہی ڈر ہے تو ایسی حرکتیں کرتے کیوں ہو"!...

"بس بس آواز نہیں...میں چلا جاؤں گا..."سنی نے اپنے ماتھے پر سے خون ایسے جھٹکا جیسے پسینہ ہو زمین پر خون کے چھینٹے آ گرے تھے اب بھی تیزی سے خون بہہ رہا تھا

...حیرام کا دل نرم پڑا

"بیٹھو ادھر..!"اسنے درشتی سے کہتے اسے دھکیل کر صوفے پر بٹھایا اور خود فرسٹ ایڈ باکس لے آئی سنی حیرت سے اسے دیکھنے لگا

"کیوں کرتے ہو ایسی حرکتیں کیا ملتا ہے.!مستقبل الگ خراب..ماں باپ الگ بدنام کردار پر داغ الگ..چلو اپنا نہ سہی اپنے ماں باپ کا ہی خیال کر لو انھوں نے اس دن کے لیے تو نہیں پیدا کیا تھا کہ یوں پولیس سے چھپتے پھرتے لوگوں کے گھروں میں کودتے رہو...!"وہ مسلسل غصے میں بول رہی تھی..سنی یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا بنا

پلکیں جھپکے سانس روکے!..

حیرام نے پٹی باندھنے کی خاطر اسکے ماتھے پر پڑے بال پیچھے کیے سنی کا دل تیزی سے ڈھرک کر ساکت ہوا اسنے بے اختیار اپنے سینے کو دیکھا نگاہیں پھر اس کے چہرے پر جا ٹکیں..

"میں اتنا برا بھی نہیں ہوں..!" اسنے عجیب سے لہجے میں کہا

حیرام نے تیز نگاہ اس پر ڈالی

شرٹ کے اوپری بٹن اب بھی کھلے تھے..لاکٹ باہر کو جھانک رہا تھا..آئی بروپر لگا مصنوعی کٹ عجیب طرز میں کی ہوئی شیو...کانوں میں بالی.ہاتھوں میں بریسلیٹ

...

"حالت دیکھی ہے اپنی...؟ جیل سے چھٹے گنڈے لگتے ہو"!...

وہ معصومیت بھری نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا

"شراب پیتے ہو؟"

"جی پیتا ہوں"!..

"ڈر گز گنڈا گردی بھتہ خوری"!...

بھتہ خوری نہیں کرتا.. باقی سب کرتاہوں...!"وہ شرمندہ ہر گز نہیں نظر آرہا تھا

"بڑے فخر سے بتارہے ہو.."وہ منہ بنا کر بولی

"جھوٹ آپ سے کہہ نہیں سکتا..اور شرم تو مجھے آتی ہی نہیں..!"وہ مسکرایا

"کل رات کس کے ہاتھ پیر توڑ کر تھانے کا چکر لگایا تھا...!پورے علاقے میں خوشی سے مٹھائیاں بانٹی جارہی تھیں"!...

"ہاہاہاضائع ہی گئیں...میں تو ایک گھنٹے بھی تھانے میں نہیں رہا تھا.. خیر چھوڑیں نا آپ یہ سب اپنا ہی دوست تھاوہ...آپ بتائیں شادی کریں گی مجھ سے..؟؟"

حیرام حیرت زدہ رہ گئی

ایک میٹرک پاس گنڈا بد معاش ہائی کوالیفائیڈ گولڈ میڈلسٹ انجینئیر کو شادی کی پیش کش کررہا تھا...پر سکون..سا اسکی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا!..

"عمر کیا ہے تمہاری؟؟"

"چھبیس سال"!...

"اور مِیں اٹھائیس سال کی ہوں آج کے بعد نظر آؤں تو آپی کہہ کر گزر جانا.. سمجھے؟؟"

ہنہ مِیں بائیس کہتا تو آپ چوبیس کہہ دیتی...! اور ضروری تھوڑی ہے عزت صرف بہنوں کو دی جائے میں یوں ہی آپ کی بہت عزت کروں گا ٹرسٹ می...! اور مِیں جانتا ہوں مجھے ٹالنے کے لیے خود کو بڑا ظاہر کر رہی ہیں لیکن سچ میں اگر آپ چالیس کی بھی ہوں اور میں بیس کا.. تب بھی میں آپ سے ہی شادی کروں گا"!...

حیرام ہکا بکا رہ گئی اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا

"خیر اب تم جاؤ"!...

"تھوڑی دیر رک جاؤں؟؟" اسنے نہایت عاجزی سے سوال کیا

"جاؤ..! یہاں سے" حیرام نے خوفناک نگاہوں سے اسے گھورا

"جا رہا ہوں.. جا رہا ہوں... غصہ مت کریں...!" وہ فوراً اٹھ گیا

"ویسے ایک بات کہوں غصے میں آپ بہت پیاری لگتی ہیں.!" وہ جاتے جاتے مسکرا بولا

"اللہ ہدایت دے تمہیں...!" وہ بڑبڑائی اسکے جاتے ہی وہ دوبارہ بالکنی میں آئی

فائلیں چائے میں نہائی ہوئی تھیں...اس کی چار گھنٹوں کی محنت بیکار ہو گئی تھی..

"اللہ پوچھے تمہیں بدمعاش بدقماش انسان..." وہ غصے سے بڑبڑاتی دوبارہ اندر آ گئی

****

کیا ضرورت تھی اس گنڈے بدمعاش کو گھر میں گھسانے کی... تمہارے رحم دلی کا بھوت کا کوئی وقت ہے یا نہیں"!...

"ممی وہ اس وقت صرف ایک انسان تھا جو تکلیف میں تھا وہ جتنا برا ہے یا جو بھی ہے..! یہ اس کا اور اللہ کا معاملہ ہے ہم اسے سمجھا سکتے ہیں ملامت کر سکتے ہیں لیکن سزا نہیں دے سکتے"!..

"ٹھیک ہے کل کو وہ اپنے گنڈوں کی فوج لے کر آئے گا تو کرتی رہنا مرہم پٹیاں..." وہ غصے سے بڑبڑاتی وہاں سے چلی گئیں..

حیرم گہری سانس لے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی...

****

سنی اپنے دوستوں کے ساتھ اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھا تھا... کچھ خاموش اور کھویا سا

ارد گرد سے بلکل بے نیاز تھا..

"بھائی تیکھی حسینہ آرہی ہے...!!"لڑکوں میں سے ایک نے اس کے کندھے پر ٹھوکا دے کر کہا اسنے ہڑبڑا کر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا..اگلے ہی لمحے اس کا خون کھول اٹھا..اسنے آؤ دیکھا نہ تاؤ قریب رکھا اسٹیل کا گلاس اس کے سر پر دے مارا وہ ہلکی سی چیخ مار کر اپنا سر پکڑ کر نیچے کی طرف جھکا..تمام لڑکوں کو سانپ سونگھ گیا

"آج کے بعد اگر تم میں سے کسی نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا یا اس کا نام بھی اپنی زبان پر لائے... خبیثوں لاشیں بچھا دوں گا سب کی یہاں...!!غرا کر کہتا وہ وہاں سے اٹھ گیا....

حیرام تیز قدموں سے چلتی جارہی تھی دفعتا اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پیچھے آرہا ہے اسنے پلٹ کر دیکھا... تقریبا دس قدم کے فاصلے پر سنی اس کے پیچھے چل رہا تھا حیرام زرا سا چونکی اور سنجیدہ نگاہ ڈال کر دوبارہ چلنے لگی...

بس اسٹاپ آچکا تھا وہ خاموشی سے بس کے انتظار میں کھڑی تھی تب ہی ایک اڈھیر عمر مرد اس کے برابر میں آکھڑا ہوا... گاہے بگاہے نگاہ حیرام پر ڈال کر کبھی آتی جاتی گاڑیوں کو دیکھنے لگتا...زرا فاصلے پر کھڑے سنی سے یہ منظر برداشت نہ ہوا تو وہ قدم

قدم چلتا حیرام کے پاس آ کھڑا ہوا اب بیچ میں سنی تھا دائیں طرف حیرام اور بائیں طرف وہ اڈھیر عمر مرد... سنی نے ایک تیز نگاہ اس مرد پر ڈالی...

"انکل جی...!! سائیڈ پکڑو جا کے وہاں جا کر بس کا انتظار کرو...!!!" اسنے ہاتھ کے اشارے سے اسے دور جانے کا اشارہ کیا

حیرام نے پر طیش نگاہ اس پر ڈالی..

"کیا مسئلہ ہے سنی...؟؟"

"میرا نام ارحان ہے...ارحان عمر"!!...

وہ معصومیت سے مسکرایا

"آپ آفس جا رہی ہیں؟؟"

"جی بلکل لیکن تم کیوں میری چوکیداری کر رہے ہو؟؟"

"صبح کے وقت راستے سنسان ہوتے ہیں سوچا آپ کو بس اسٹاپ تک چھوڑ آؤں!!!..

"کوئی ضرورت نہیں ہے میرے بارے میں اتنا سوچنے کی"!!...

"مِیں تو سوچوں گا کیا کریں گی آپ؟؟" وہ مسکرایا

"میں... میں پولیس کو انفارم کر دوں گی...!!" وہ غصیلے لہجے میں بولی

"میں کچھ کر تو نہیں رہا.. آپ کو تنگ کیا؟؟؟ نہیں نا.. لیکن پھر بھی آپ اپنا شوق پورا کر لیں.. پولیس بھی اپنی ہے اور آپ بھی...!!" آخری جملہ کہتے ہوئے وہ مسکرایا...

"وہاٹ ربش...!! تبھی اس شام پولیس سے بچ کر بھاگ رہے تھے"!!...

"ہاں وہ تو میں بھاگ رہا تھا.. کیوں کہ میرے پاس کسی کی امانت تھی اور وہ میں پولیس کے ہاتھ لگنے نہیں دے سکتا تھا"...

"وہاٹ ایور"!!...

"آپ نے اتنی پیار سے پٹی کی تھی میری میرا تو دل ہی نہیں چاہ رہا تھا اسے کھولوں...!!" وہ نرمی سے مسکرایا

"انسانیت کا خیال کرتے ہوئے اس دن بینڈج کر دی تھی اس بات کو اپنے سر پر سوار کرنے کی ضرورت نہیں"!!...

"میں نے کیا ہی نہیں ہے سر پر سوار... آپ اپنے آپ ہی میرے حواسوں پر سوار رہنے لگیں"!!..

"بکواس مت کرو... اور جاؤ یہاں سے... ! وہ منہ بنا کر بولی

"جا رہا ہوں شام کو لینے آؤں گا...

سامنے سے بس آتے دیکھ اسنے کہا

وہاٹ ربش.. لینے آؤں گا..." وہ بڑبڑاتی ہوئی بس میں سوار ہو گئی...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

سنی اپنے دوسرے فلیٹ میں موجود تھا جو موسی نگر کی کھولی سے نسبتا کافی بڑا تھا..

وہ سامنے درجنوں ہتھیار پھیلائے بیٹھا تھا... ہاتھ میں سیاہ ریولور تھا جسے وہ ایک کپڑے سے صاف کر رہا تھا

قریب ہی سارے لڑکے بیٹھے تھے... صدو صوفے پر نیم دراز تھا..

"بھائی معاف کر دو...!!" ایک لڑکا لجاجت سے بولا

"میرے کو معلوم نئ تھانا بھائی کہ وہ اپنی بھابھی ہے..

"بھابھی ہیں...!!!"سنی نے اسے گھورا

"جی..جی بھائی بھابھی ہیں...!"وہ فورا بوکھلا کر بولا

"معاف کر رہاہوں کیوں کہ تجھے پتا نہیں تھا"!!...

"اور تو بتا کہاں ہے تیری بھابھی کا دفتر...؟؟"اسنے ایک لڑکے کی طرف دیکھ کر کہا

لڑکے نے ایک پرچی اسکی طرف بڑھادی

"شاباش...اب پتا کرو کون ہے ان کا چاچا صاحب...میری ذندگی کو مشکل میں ڈالاہوا ہے..ایسا سبق دوں گا کہ اپنا حصہ بھی چھوڑ کر بھاگے گا سالا...!!"وہ چبا چبا کر بولا...

****

وہ سر جھکائے کھڑا تھا...قریب ہی علی ناک پر ہاتھ رکھے کھڑا حیرت وغصے کے ملے جلے تاثرات لیے اسے گھور رہا تھا

"تم نے علی پر ہاتھ کیوں اٹھایا؟؟؟تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی؟؟؟"وہ درشتی سے

بولی

"اس نے آپ کاہاتھ کیوں پکڑاہواتھا...؟؟"وہ دوبارہ خونی نگاہوں سے علی کو گھورنے لگا

"بکواس بند کرو ارحان...

سنی نے دوبارہ نظریں جھکالیں

"میں تمہارا منہ توڑدوں گی ہوتے کون ہو تم ایسے ایکٹ کرنے والے...ایک ہفتہ ہوا نہیں تمہیں مجھ سے ملے...یہ میرا بچپن کا دوست ہے اسکول فرینڈ کے بعد کالج یونی اور اب آفس ہم ساتھ ہیں...ہی ازمائی بیسٹ فرینڈ..تم کون ہوتے ہو یہ کہنے اور اس پر ہاتھ اٹھانے والے"!...

حیرام کا بس نہیں چل رہا تھا اس کو گولی دے مارے

"دیکھو ارحان بہت ہوا اب بس...اوکے..اور یہ بتاؤ تمہیں کس نے کہا تھا یہاں آنے کے لیے...!؟؟؟"

"میں آپ کو لینے آیا ہوں"!..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اُفف...مجھے نہیں جانا ہے تمہارے ساتھ!...

"آپ کو میرے ساتھ ہی جاناہوگا...میں چار گھنٹے سے یہاں آپ کا انتظار کر رہا ہوں"!!...

"اوہ خدایا..!!"حیرام نے اپنا سر پکڑ لیا علی بھی سن نگاہوں سے اس عجیب شخص کو گھور رہا تھا کچھ بولنے کی ہمت ناک پر پڑنے والے گھونسے نے چھین لی تھی...وہ فطرتاً ہی دبو تھا...

"میں ابھی گھر نہیں جاؤں گی پہلے وکیل کے پاس جانا ہے..سو تم جاؤ"!..

"آپ وکیل کے پاس مت جائیں میں دیکھ لوں گا..

کیا..کیا مطلب...اوہ ایکسیوزمی یہ ہمارا فیملی میٹر ہے اس میں دخل اندازی کی کوشش بھی مت کرنا خون پی جاؤں گی میں تمہارا...!وہ دانت پیس کر بولی

"اتنا غصہ مت کریں حیرام...میں پیار سے بات کر رہاہوں نا....!"وہ نرمی سے بولا

حیرام نے گہری سانس لے کر تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہا

دیکھو ارحان وہ میرے چاچو ہیں..یہ ہمارے گھر کا مسئلہ ہے"!...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوکے آپ کے گھر کا مسئلہ ہے.. میں کچھ نہیں کروں گا.. لیکن آپ اس کو سمجھا دیں آج کے بعد آپ کے قریب بھی نظر نہ آئے

"شٹ اپ وہ دوست ہے میرا!..

"تو ختم کریں دوستی!!..

اور تو...زندگی پیاری ہے نا..؟؟آئندہ ساتھ نظر نہ آنا ورنہ..."وہ غراتے ہوئے کہتا دوبارہ اس پر جھپٹنے لگا تھا حیرام نے فوراً اسکی کہونی دبوچ کر اسے پیچھے دھکیلنا چاہا

"اسٹاپ اٹ ارحان"!...

ارحان نے اپنی کہونی پر اسکی گرفت دیکھی تنے اعصاب ڈھیلے چھوڑ دیے نرمی سے اپنی کہونی چھڑواتا وہ پیچھے ہٹ گیا

"نہیں کر رہا کچھ... چلیں آپ میرے ساتھ!...

"نہیں کوئی ضرورت نہیں میں تمہارے ساتھ تمہاری اس خطرناک قسم کی بائیک پر نہیں بیٹھو نگی"!...

"اسلیے میں جیپ لے کر آیا ہوں.. چلیے آجائیے..!!اسکے ہاتھ سے فائل اور پرس

لے کر وہ پارکنگ کی جانب بڑھ گیا حیرام چند لمحے ہکابکا کھڑی رہی پر الوداعی اور شرمندہ نگاہ علی پر ڈال کر اس کے پیچھے چل دی"!!...

****

"کیاملتاہے یہ سب کر کے...!!!"حیرام نے غصیلی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا..

وہ پرسکون ساجیپ ڈرائیو کر رہاتھا

"کچھ بھی نہیں...!"وہ لاپرواہی سے بولا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"گناہوں کاڈھیر بنارہےہوزندگی کو...کتنے لوگوں کی بد دعائیں تمہارے ساتھ ہیں...ساری زندگی بد دعاؤں کے سہارے جینے کاارادہ ہے..؟

"چھوڑدوں گاسب کچھ...اگر آپ میری زندگی میں آجائیں..

"ایکسکیوزمی یہ سب چھوڑ کر تم مجھ پر احسان نہیں کروگے...خود پر کروگے"...

"نہیں کرنامجھے خودپراحسان...ایسے ہی ٹھیک ہوں"!!..

"تمہاری مرضی تمہاری زندگی ہے..لیکن یہ پہلی اور آخری دفعہ تھاتم آج کے بعد

میرے کسی معاملے میں انٹرفیئر نہیں کروگے..اور نہ ہی مجھ میں..انٹرفیئر شو کروگے..آئی ایم ناٹ یور ٹائپ آف گرل"!!!..

"میں نہیں مانتا یہ سب ٹائپ وائپ میں آپ سے دور نہیں جاؤں گا...ہر اس جگہ پہنچ جاؤں گا جہاں آپ ہونگی...میں نے کہیں لوگوں کی عزتوں کے ساتھ مذاق کیا ہے. ..اور اب مجھے ڈر ہے کوئی میری عزت کے ساتھ کچھ نہ کرے..مِیں آپ کو اکیلا چھوڑنے سے ڈرتا ہوں...میری عزت ہیں آپ"!!!...

حیرام سن نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی!!!..

****

وہ چار دفعہ جیل شدہ...علاقے کا بدنام ترین گنڈہ بدمعاش اور تم....اففف کہا تھا نا میں نے ہمدردیوں کے بھوت کو اتار واپنے سر سے"!!..

"ممی وہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا...میرے سامنے نگاہیں نہیں اٹھاتا وہ"...

"کیوں چاچی لگتی ہو اس کی جو نقصان نہیں پہنچائے گا کتنی لڑکیوں کی زندگی برباد کردی ہے اسنے"!!!....

"ممی ٹرسٹ می وہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا...اسنے آمنہ بیگم کو تسلی دی وہ بڑبڑاتی ہوئی وہاں سے چل دیں!!!...

****

حیرام پلنگ پر بیٹھی کسی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی ایک پیر سیدھا کر کے کشن پر رکھا ہوا تھا...پیر پر پٹی بندھی تھی...

وہ کتاب کے مطالعے میں پوری طرح منہمک تھی جب اس کا فون بجنے لگا..انجان نمبر تھا..اسنے فون کاٹ کے سائلنٹ پر کر دیا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا..چند منٹ ہی گزرے تھے جب دھپ کی آواز آئی اسے محسوس ہوا کہ کوئی بالکنی میں کودا ہے ...اس ک دل دھک سے رہ گیا..اسنے فوراً گلدان اٹھالیا...

کمرے کا دروازہ چرچر کرتی آواز سے کھلا اور سنی اندر داخل ہوا...

تم!!....

حیرام کا پارہ اسے دیکھتے ہی آسمان کو چھونے لگا...

"کب سے کال کر رہا ہوں..آپ کے پیر پر چوٹ لگی ہے...میں گیا ہوا تھا کام

سے..ابھی آیاہوں تھوڑی دیر پہلے...مجھے پتا چلا کہ آپ کے پاؤں پر بائیک چڑھادی اس اندھے نے...ابھی جلا کر آیاہوں اس کی کھٹارا..آپ کو درد وردتو نہیں ہورہا دکھائیں !!...

وہ بوکھلایاہوا بے حد فکر مندی سے کہہ رہا تھا..

"رات کے ڈھائی بجے..بالکنی سے کود کر..تم میرے پیر کا ذخم دیکھنے آئے ہو صبح تک کاانتظار نہیں کر سکتے تھے..اور بائیک کیوں جلائی اس کی...نفسیاتی ہو کیا...کب سدھروگے...تم.....!!!!"وہ غصے سے کہتی بمشکل اپنی آواز کو بلند ہونے سے روک رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس پاگل شخص کا منہ نوچ لے...

سنی خاموشی سے اسے دیکھتارہا

"میں نے آپ کو بتادیا کہ آپ غصے میں اچھی لگتی ہیں اس کا یہ مطلب تو نہیں نا کہ آپ ہر وقت مجھ پر غصہ ہی کریں...!"وہ نہایت ہی معصومیت سے بولا..

شدید غصے کے باعث بھی وہ اپنا قہقہہ نہیں روک پائی...وہ بھی مسکرایا

www.neweramagazine.com

حیرام اگلے لمحے ہی فوراً سنجیدہ ہو گئی

"آپ میری کالز کیوں نہیں اٹھا رہی تھیں"!!..

"میں اجنبیوں کی کالز نہیں اٹھاتی...!" وہ سرد مہری سے بولی

سنی کا چہرہ تاریک ہو گیا اسنے اگلے لمحے ہی خود کو کمپوز کیا اور مسکرا دیا

"آپ صبح آفس مت جایئے گا.. اپنا خیال رکھیے گا.. تکلیف ذیادہ ہو تو مجھے بتایئے گا میں ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں گا..." آہستگی اور نرمی سے کہتا وہ پلٹ گیا...

حیرام کے ذہن میں اسکا تاریک چہرہ تازہ ہوا اس کے اجنبی کہنے پر ہوا تھا حیرام نے گہری سانس لی

"وہ اسی قابل ہے...!!" سوچتی ہوئی وہ سونے کے لیے لیٹ گئی...

****

شام کا پہر تھا سنی اپنے ساتھیوں سمیت اپنے مخصوص تخت پر بیٹھا شطرنج کھیل رہا تھا.. تب ہی اسے حیرام گلی میں داخل ہوتی دکھائی دی اسنے نرم نگاہوں سے اسے دیکھا..

"صدام بھابھی آرہی ہیں جا پیچھے دیکھنا کوئی تنگ یا چھیڑ خانی نہ کرے"!...

"جی بھائی...!"صدام تیزی سے اٹھ گیا...

باقی لڑکوں کے مقابلے مِیں وہ صدام کو زیادہ اہمیت دیتا تھااس پر بھروسہ بھی بہت تھا...

حیرام ان کے قریب پہنچی جب ایک نوجوان لڑکاان کے قریب سے گزرتا حیرام کو پرشوخ نگاہوں سے دیکھتاہونٹوں کو سیٹی کے انداز میں گول کرتا خباثت سے ہلکا سا مسکراتاآگے نکل گیا حیرام بے خبر سی آگے بڑھ گئی

سنی فوراًاپنی جگہ سے اٹھااوراس لڑکے کو گردن سے دبوچ کر زمین پر پٹخ دیا...بے دریغ گھونسوں اورلاتوں کی بارش شروع کردی...اس پر جنون ساسوار تھا...

حیرام جوزرادور جاچکی تھی لڑکے کی چیخوں پر پلٹی..

"اف میرے خدایا"!...

تیزی سے اس جانب بڑھی..

کہیں جان سے ہی نہ ماردے اس کو...

"اسے چھوڑو اسے.." حیرام نے اس پرے دھکیلنا چاہا

"میں نہیں چھوڑوں گا... میں نہیں چھوڑوں گا اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی اس کی اتنی جرت....

وہ دوبارہ اس پر پل پڑا

"ارحان...!!" حیرام نے اسے پوری قوت سے پیچھے دھکیلا اور زناٹے دار تھپڑ اس کے چہرے پر دے مارا

"کیا حیوانیت ہے"!!...

"پستول کدھر ہے صدام...؟؟" وہ غرایا...

"اسٹاپ اٹ ارحان...!!!" ایک اور تھپڑ پڑا تھا

سب پھٹی نگاہوں سے یہ منظر دیکھ رہے تھے.. جسنے ساری زندگی کی کسی کی تیڑھی نگاہ برداشت نہیں کی تھی وہ سر بازار لڑکی سے تھپڑ کھا رہا تھا...

"جائیں آپ..!!! صدام...!!" اسنے صدام کو اشارہ کیا

"چلیں میں آپ کو گھر..." صدام نے اسکی طرف دیکھ کر کہا

"شٹ اپ...!" وہ اسکی بات کاٹ کر درشتی سے بولی اور زہر آلود نگاہ سنی پر ڈالتی آگے بڑھ گئی.

"اے مانی...!! اٹھوالو اس خبیث کو.. عبرت کا نشان بنا دو...ہر ایک کو سبق مل جانا چاہیے.. کہ ارحان عمر کی عزت پر نگاہ ڈالنے کا کیا انجام ہوتا ہے...پھر کوئی اسے دیکھنے کی ہمت ہی نہیں کرے گا جب ان کو پتا چلے گا کہ وہ ایک وحشی کا عشق ہے..!!!" وہ سفاکیت سے بولا

"سنی بھائی معاف کر دو...بھائی جانے دو سنی بھائی..." لڑکا بری طرح گڑ گڑا رہا تھا...

"واہ لڑکے واہ..اور تم لوگ جو ہماری عزت کے ساتھ کھیلے تھے...وہ کیا تھا...؟؟اس کا حساب...!!" ایک بزرگ طنز سے بولے

"ہاہاہا اس کا حساب تو چاچا تم لوگوں نے لے لیا تھا نا...یہ اس ناکردہ جرم کی سزا کا ہی تو اثر ہے...جو سنی کی شکل میں ایک عذاب کی طرح تم سب پر نازل ہے..اور رہی بات عزتوں کی تو ہڈی پھیکو گے تو کتا آئے گا ہی.. یہ بھی خوب رہی ہماری ستائشی نظروں کے جواب میں مسکرا کر داد وصول کرنے کے بعد کہتی ہیں یہ مرد خراب ہے...واہ ..واہ.." وہ تلخی سے کہتا کھولی کی سیڑھیوں کی طرف بڑھا

جی بابا جی...آج تک ہم میں سے کسی نے بھی علاقے کی کسی شریف زادی کو نہیں چھیڑا.. قسم ل لیں!!!...

"لڑکی شریف ہے یہ نہیں یہ اس کا اور اس کے خدا کا معاملہ ہے...چاہے لڑکی اچھی ہو یا بری تم لوگوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کسی کو چھیڑنے کا..."وہ بزرگ پھر بولے..

"چھوڑ صدام...!ان شریفوں کے منہ مت لگ ان کا بس چلے تو اپنے سارے برے کاموں کا زمہ بھی ہم جیسوں پہ لگا دیں...اور تم سب بھی سن لو...آج کے بعد علاقے کی کسی بھی لڑکی چاہے وہ بنا ڈوپٹے کے نکلتی ہو یا سات پردوں میں کسی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا یا کوئی جملہ پھینکا...سالوں آنکھیں نکال کر زبان کاٹ دوں گا سب کی..اور بٹھا دوں گا...چوک پہ بھکاری بنا کر....سن لیا!!!....

"جی بھائی...!"سب نے یک زبان ہو کر بولا

سنی اپنی کھولی میں جا گھسا..

بھیڑ چھٹنے لگی سب مختلف باتیں کرتے وہاں سے جانے لگے...

****

حیرام اپنے کمرے میں موجود تھی..سامنے لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا..جب بالکنی کی دروازے پر دستک ہوئی...اس دن کے بعد سے اسنے دروازہ بند رکھنا شروع کر دیا تھا...

"حیرام...!!"سنی کی آواز آئی

"جاؤ یہاں سے...!!"حیرام نے زرا بلند آواز سے کہا

"میں جانے کے لیے نہیں آیا...گیٹ کھولیں"!...

"میں نہیں کھول رہی جاؤ یہاں سے"!..

"آپ گیٹ کھول رہی ہیں یا نہیں...؟؟"

"نہیں دفعہ ہو جاؤ ایک منٹ کے اندر...!!!"وہ غصے سے بولی

دوسری طرف خاموشی چھا گئی دستک بھی بند ہو چکی تھی حیرام نے سکون کی سانس لی اور دوبارہ لیپ ٹاپ پر جھک گئی

چند منٹ ہی گزرے تھے جب ٹک کی آواز سے لاک ٹوٹا گیٹ کھلا اور سنی اندر داخل ہوا

حیرام ہکا بکا سی اسے دیکھ رہی تھی

"یہ... یہ لاک توڑ دیا تم نے...!!!" وہ صدمے میں گری بولی

"سوری...!!" یہ لفظ کہتے ہوئے اس کے چہرے پر زرا شرمندگی نہ تھی

حیرام غصیلی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"سوری کہا نا.... اب ایسے تو نہ دیکھیں.. ڈر لگتا ہے"!!...

حیرام نے سر جھٹکا اور اپنے بالوں کو لپیٹنے لگی

NEW ERA MAGAZINE .com

"یہ.. آپ نے اپنے بال کیوں کاٹے؟؟؟" وہ صدمے سے اسکے بالوں کو دیکھتا ہوا بولا

"کیا مطلب..؟؟"

"کیا مطلب کا کیا مطلب ہوتا ہے.. مجھے آپ کے لمبے بال پسند ہیں آج کے بعد آپ اپنے بال نہیں کاٹیں گی"!!...

"یہ تم مجھ پر حکم چلا رہے ہو...؟؟؟" وہ تپ گئی

"جی چلارہاہوں... کیاکریں گی پولیس کوانفارم کریں گی؟؟"وہ اسے گھور کر بولا..اوراسکی طرف بڑھا حیرام نے غصے سے سر جھٹکااور لیپ ٹاپ پر مصروف ہوگئی سی پلنگ کی پائینتی کے پاس کھڑا تھا

"خیر بولو کیوں آئے ہو؟؟"

"دودن سے آپ کو نہیں دیکھا.. مس کر رہا تھا"!!...

حیرام نے کوئی جواب نہ دیا..وہ مصروف سی نگاہیں لیپ ٹاپ پر جمائے ہوئی تھی

"حیرام"!!...

"بولو"!!...

"میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں"..

حیرام نے نگاہ لیپ ٹاپ سے ہٹا کر اسے دیکھا

"اتنی کہ مجھے اپنی محبت کااظہار کرنے میں ہچکچاہٹ ہوتی ہے...کہ کہیں میرے منہ سے کچھ ایسانہ نکل جائے جس سے آپکی عزت پر حرف آنے کا خطرہ ہو!!!...

"اظہار کی ضرورت ہے بھی نہی...!!!تمہاری ایک ایک آہٹ تمہاری جنونیت کا پتا

دیتی ہے..اور یہ جنونیت میرے لیے مشکلات پیدا کر سکتی ہے...!!"وہ سنجیدگی سے بولی..

"مِیں یہاں بیٹھ جاؤں...؟؟"سنی نے سوالیہ نگاہ اس پر ڈالی

"بیٹھ جاؤ میرے منع کرنے سے کونسا تم منع ہو جاؤ گے"!!!...

سنی پلنگ کے ایک سرے پر بیٹھ گیا

حیرام لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہوئی

"بولو بھی کیا بولنا ہے...!!؟"کافی دیر تک وہ کچھ نہ بولا تو حیرام نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا

"کچھ نہیں بولنا آپ اپنا کام کریں"!!!...

"تو یہاں کیوں بیٹھے ہو...؟؟"

"کچھ نہیں کروں گا نا کہانا...بس دیکھ رہا ہوں آپ کو تھوڑی دیر بعد چلا جاؤں گا...تنگ تو نہیں کر رہا"!!!...

حیرام نے گہری سانس لے کر اسکی طرف دیکھا

"ارحان..!!تم خود کو بے وجہ مشکل میں ڈال رہے ہو...!!میری زندگی میں اور دل میں تمہاری کوئی گنجائش نہیں... ہم بلکل الگ دنیا کے باسی ہیں"..

"ہم نہیں ہیں الگ دنیا کے باسی ہم ایک دنیا کے ہیں اس دنیا نے اس دنیا کے لوگوں نے مجھے الگ بنایا ہمارا مزاج الگ ہے ہمارا ماحول الگ ہے... آپ بہت اچھی ہیں میں بہت برا ہوں.. میں اتنا برا نہیں تھا.. مجھے ان لوگوں نے ایسا بنایا میں تیرہ سال کا تھا جب گاؤں کے سردار نے گھر سمیت گھر والوں کو جلا دیا جب میں یہاں آیا تو بہت معصوم تھا گاؤں کا باسی شہر کے ماحول سے غیر آشنا ڈرا سہما سا ارحان جو ہر وقت ماں کے دامن سے چمٹا رہتا تھا وہ اس وقت تنہا تھا یہاں کے ہر گھر کی چاکری کی میں نے...ان سب کا غلام تھا محلے کے کسی گھر کا کھانا بچ جاتا تو مجھے دے دیا جاتا کبھی کسی چبوترے پر سو جاتا تو کبھی محلے کے اوباش مردوں کی حوس کا نشانہ بنتا رہتا ساری رات... سب کا پنچنگ بیگ تھا جس کا دل جو چاہتا میرے ساتھ وہ سلوک کیا جاتا میں سب برداشت کرتا رہا.. میں واقعی بہت معصوم تھا حیرام"!!!...

حیرام پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی

سنی سر جھکائے بیٹھا شاید آنسو پینے کی کوشش کر رہا تھا!!!...

"پھر!!؟؟"حیرام سے مذید صبر نہ ہوا تو اس کی خاموشی سے اکتا کر وہ بولی

"ایک دن بھٹی صاحب... کی بیٹی منشا نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا کہہ رہی تھی پنکھا کام نہیں کر رہا... میں اوپر آیا... میں بیس سال کا تھا اسنے مجھے کہا کہ مجھ سے محبت کرتی ہے... میں نے اسے دھتکار دیا.. کیوں کہ مجھے میری اوقات کا پتا تھا... میں چاہتا تو خوشی سے اس کے ساتھ رشتہ بنا سکتا تھا وقت گزاری کر سکتا تھا لیکن نہیں آٹھ سال سے اس علاقے کا نمک کھا رہا تھا.. چاہے کالا سڑا ہوا ہی سہی... سب لڑکیوں کی عزت میرے لیے میری عزت تھی.. میرے انکار پر اسنے مجھ پر زیادتی اور چوری کا الزام لگا دیا... اور چیخنا چلانا شروع کر دیا... پورے محلے کے لوگوں نے مل کر مجھے بہت مارا... بہت برا مارا جانے کتنی ہڈیاں ٹوٹ گئیں تھیں.. سڑک پر پڑا تڑپتا رہا تھا آخر چار گھنٹے بعد پولیس کے حوالے کر دیا گیا.. ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کا سرمہ پولیس نے الگ بنایا... فیصلہ سنایا گیا دو سال کے لیے جیل ہو گئی... جیل میں مجھے بہت سے لوگ ملے... اور احساس ہوا... کہ بدنام اور برے لوگ ذیادہ سکھ سے رہتے ہیں اس دنیا میں اور تب میں نے اپنے اندر بھر دی شیطانیت.. میں شیطان بن گیا.. سزا ختم ہونے تک میں سنی بن چکا تھا اب پولیس کی بھی ہمت نہیں کہ مجھ پر آنکھ ڈال سکے یہ جو عزت

اور نیل نامی کا ٹیگ لگائے پھرتے ہیں اعوانوں میں...ان کی بڑی بڑی چوریوں کا حصے دار ہوں اب..مجھے بہت کچھ ملا ہے...بد نامی..بد دعائیں..بد کرداری بد زبانی..اور یوں مجھے جانے بغیر سب مجھے جانتے ہیں..مجھ سے خوف کھاتے ہیں میرے سامنے چوں تک نہیں کرتے اور مجھ سے دل کھول کر نفرت کرتے ہیں پر مجھے رتی برابر پرواہ نہیں.."وہ خاموش ہوا..

"چھوڑ دو یہ سب عزت کی زندگی جینا شروع کرو"...

"کروں گا جب آپ میری ہو جائیں گی"!!...

ضروری ہے میرے لیے چھوڑو...اپنے لیے نہیں چھوڑ سکتے..؟؟"وہ غصے سے بولی

"نہیں آپ کے لیے چھوڑ سکتا ہوں صرف اپنے لیے نہیں"!...

"او کے تو جاؤ جو کرنا ہے کرو...میری بھلا سے....!!!وہ غصے سے بولی

"غصے میں آپ کی ناک سرخ ہو جاتی ہے..اور جب آپ یہ چھوٹی سی بلی جیسی ناک چڑھا لیتی ہیں نا تو بہت پیاری لگتی ہیں...بلی"!!!...

"یہ بلی تمہارا منہ نوچ کر تمہارا چہرہ بگاڑ دے یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ"!!..

"بیٹھنے دیں نا"!!...

"جاؤ"!!...

"پلیز"!!...

"جاؤارحان...!"وہ سرد مہری سے بولی

"اوکے جارہاہوں....ناراض تو نہیں ہیں...؟؟"

"نہیں جاؤ..!!"وہ نرمی سے بولی

"آپ بہت اچھی ہیں...!!"وہ مسکرایا معصومیت بھری مسکان تھی

"حیرام"!...

""ہاں ہاں میں نے سن لیا میں بہت اچھی ہوں..اب جاؤ"!...

"اپنا خیال رکھیے گا"!!...

"اوکے"!!..

"بائے..بلی...!!"وہ ہلکا سا مسکرایا

وہ بھی ہلکا سا مسکرائی

اسکے اس طرح مسکرانے پر سنی کی مسکان مذید گہری ہوئی چند لمحے نرمی سے اسے دیکھتا رہا پھر باہر کی جانب بڑھ گیا......

****

حیرام اپنے دفتر سے نکلی تو سامنے ہی سنی جیپ سے ٹیک لگائے کھڑا نظر آیا حیرام کے ساتھ علی بھی تھا...

"یہ بدمعاش پھر چلا آیا تم اس کے خلاف کوئی سیریس ایکشن کیوں نہیں لیتی؟؟" علی نے غصیلی نگاہ سے سنی کو دیکھتے ہوئے سرگوشی کی

"یہ چلغوزے کا چھلکا پھر میری ریمو کے پاس چلا آیا... کرتا ہوں اس کا بھی میں بندوبست...!!" سنی نے دانت کچکچاتے ہوئے دل ہی دل میں کہا...اور خطرناک نگاہوں سے علی کو گھورنے لگا

"جسٹ لیو ہم...اوکے بائے سی یو...!" حیرام لاپرواہی سے کہتی مخالف سمت میں چل پڑی..

"حیرام....!!!"سنی اسکے پیچھے چلتا اسے پکار رہا تھا

"کیا ہے..؟"وہ پلٹ کر غصے سے بولی

"ایسے بات مت کریں...!"وہ منہ بسور کر بچوں کی طرح بولا

حیرام نے بمشکل امڈ کر آتی ہنسی کو روکا

"میں یہاں چار گھنٹوں سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں اور آپ ہیں کہ یوں ہی چلی جا رہی ہیں"!..

"کیوں آئے ہو کس نے کہا ہے انتظار کے لیے ؟؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"موسم ٹھیک نہیں لگ رہا مجھے ڈر تھا کہ آپ بارش میں کہیں پھنس نہ جائیں"!...

حیرام نے گہری سانس لے کر اسے دیکھا

تب ہی ہلکی بارش کی بوندیں گرنے لگیں

"دیکھا میں نے کہا تھا نا...!"سنی نے کہتے ہوئے اپنی جیکٹ اتاری اور اسکے اوپر تان لی حیرام اسے دیکھ کر رہ گئی

"چلیں حیرام...!!"وہ بولا

حیرام ناچاہتے ہوئے بھی اسکی جیپ کی طرف بڑھ گئی وہ ساتھ ساتھ جیکٹ پکڑے چل رہا تھا

"ہٹالو جیکٹ اتنی بھی تیز بارش نہیں ہے..!"حیرام نے کہا

سنی جیکٹ تانا رہا یہاں تک کے وہ گاڑی میں جا بیٹھی...

"یہ لڑکا اب بھی آپ سے بات کرتا ہے؟"

"تو؟؟اب بھی سے کیا مطلب میں نے علی سے بات کرنا چھوڑا ہی کب تھا ہم کالج کے زمانے سے ساتھ ہیں دوست ہے وہ میرا کولیگ ہے"!!!...

"مجھے نہیں پسند..!"وہ غصے پر قابو پاتا بولا

"دنیا تمہاری پسند ناپسند پر نہیں چلتی.. تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا اپنی پسند زبردستی مجھ پر عائد کرنے کا..سنا تم نے!...

"میں چلاؤں گا اپنی مرضی...زبردستی اپنی پسند آپ پر عائد کروں گا...آپ نہیں کریں گی اس لڑکے سے بات.. ختم کر دیں دوستی..صرف میری ہیں آپ میرے علاوہ

کوئی آپ سے بات نہیں کرے گا نا میں کرنے دوں گا...!!!" وہ جنونی اداز میں اسٹئیر نگ پر ہاتھ مار کر بولا

بکواس بند کرو..! میں نہ تم سے محبت کرتی ہوں نہ مجھے تمہارے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق پڑھتا ہے نا اس بات سے فرق پڑھتا ہے کہ تمہیں کیا پسند ہے اور کیا نہیں.. یہ میری ذندگی ہے اسے کیسے جینا ہے یہ میرا مسئلہ ہے میری مرضی ہے اور اس پر تمہارا کوئی حق نہیں ہے...!" وہ غرائی

"اوکے اوکے سوری...ریلیکس ہو جائیں آئی ایم سوری....!!!" سنی نے بمشکل خود پر قابو پایا وہ اسے یوں ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا حیرام نے تیز نگاہ اس پر ڈالی اور سر جھٹک کر دوسری طرف دیکھنے لگی !!..

"لوگ کہتے ہیں عشق صرف ابتداء میں اچھا ہوتا ہے.. لیکن عشق تو عشق ہے ...ابتداء کیا انتہاء کیا... یہ ایک ایسی لکیر ہوتی ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی..اس بات سے فرق نہیں پڑھتا کہ محبوب تمہارا ہے یا نہیں تم سے محبت کرتا ہے یہ نہیں تمہیں اس سے محبت کرنی ہوتی ہے اسی کا رہنا ہوتا ہے تمہیں صرف چاہنے سے غرض ہونی چاہیے پھر اگر تمہارا عشق سچا ہے تو وہ ساری دنیا گھوم کر تمہارے پاس آئے گا

.. حیرام لاپرواہی بے رخی کے باوجود وفا پر قائم رہنا عشق ہے اور آپ کو سیدار حان عمر دین شاہ ہمیشہ یہی کھڑا ملے گا"!!!...

حیرام پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی...

سنی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنے دو کمروں کے فلیٹ میں موجود تھا.. جا بجا بوتلیں اور بجھی ہوئی سگریٹیں بکھری تھیں سنی زمین پر بیٹھا صوفے کے قریب بیٹھا تھا اوپری جسم شرٹ سے مبرا بنیان سے کسرتی بازو جھانک رہے تھی بازوؤں کی نسیں ابھری ہوئی تھیں... وہ سب اپنے ہنسی مذاق میں مگن تھے دروازہ زور زور سے بجنے لگا سب نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا صدام اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھا اور سوراخ سے باہر جھانکا...

"بھائی..! بھائی غضب ہو گیا... سب سمیٹو جلدی جلدی...!!" وہ بھاگتا ہوا دوبارہ آیا اور تیزی سے ادھر ادھر بکھری بوتلیں اٹھانے لگا...

"ابے کون آگیا...؟؟" سنی نے بیزاری سے پوچھا

"انسپیکٹر کا پٹھا آیا ہے؟؟" کسی لڑکے نے پوچھا

"نہیں نہیں جلدی اٹھاو سب اپنے کھلونے چھپاؤ...!!" وہ بوکھلایا ہوا تھا

سب نے آس پاس رکھیں اپنی اپنی بندوقیں جیبوں میں اڑس لیں

"ابے بتا بھی دے کون ہے؟؟" سنی جھنجھلایا

دروازہ مسلسل بج رہا تھا

"بھابھی ہے بھائی بھابھی"!!...

"اوہ خیر سنی تو تو گیا....!!!!" سنی جھٹکا کھا کر اٹھا اور قریب رکھی شرٹ اٹھا اور واش روم کی جانب دوڑ لگا دی

اسی دوران صدام نے جا کر گیٹ کھولا

حیرام تن فن کرتی اندر داخل ہوئی

سب لڑکے سر جھکائے احترام سے اس کے آگے کھڑے تھے

"ارحان کہاں ہے..؟؟" اس کا چہرہ غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا

"وہ تو نہیں ہے"!!...

"بھائی سو رہا ہے!!...

دو لڑکے ایک ساتھ بولے اور پھر بوکھلا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا

"ابے چپ...!!"تیسرے نے دونوں کو گھورا

اور حیرام نے تینوں کو..

"میں نے پوچھا ارحان کہا ہے؟؟"

"بھائی آرہا ہے بھابھی ابھی کچھ دیر پہلے واش روم گیا ہے..!!"صدام بولا

"شٹ اپ...!"بھابھی کہنے پر وہ مذید بگڑی

تب ہی سنی وہاں چلا آیا شرٹ پہنے بکھرے بال اب سلیقے سے پیچھے کی طرف کر رکھے تھے

حیرام نے آگ اگلتی نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا اور اس کے قریب جا کر زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ دے مارا سب کو سانپ سونگھ گیا سنی سر جھکائے کھڑا تھا

"ادھر دیکھو میری طرف"!!...

سنی نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا تب ہی دوسرا تھپڑ پوری قوت سے اس کے چہرے پر پڑا

اب کے اسنے سر نہ جھکایا نظریں جھکالیں

دوسرے کے بعد مزید تین تھپڑ اس کے چہرے پر پوری تیزی سے لگے

"تمہیں منع کیا تھا نادور رہو مجھ سے اور میرے معاملات سے تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی علی کو اتنی بے دردی سے مارنے کی"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اسکی طرف داری مت کریں..!!!"وہ دانت پیس کر بولا

"شٹ اپ...!!"ایک اور تھپڑ پڑا

"صدام راڈ لے کر آؤ"!...

صدام ہچکچاتے ہوئے صوفے کے نیچے سے لوہے کی راڈ اٹھالایا

حیرام بے یقینی کی کیفیت کا شکار ہوا..."کیا وہ ان تھپڑوں کا بدلہ اس بھارے راڈ سے لے گا...؟"وہ سوچنے لگی

"یہ لیں اس سے ماریں اتنے نازک ہاتھ ہیں دیکھیں کیسے سرخ ہوگئے ہیں..!!"اسنے لوہے کی راڈ حیرام کی طرف بڑھادی

حیرام کادل تیزی سے ڈھرک کرساکت ہوااس نے تیز غصیلی نگاہ اس پر ڈالی اور پیچھے اسے دھکیل کر پلٹ گئی

"جاصدام چھوڑ کرآ...!!"حیرام کے گیٹ سے نکلتے ہی اسنے صدام کو حکم دیا..

گال رگڑتا ہوا صوفے پر دھپ سے گرااور ہلکا سا مسکرادیا

"بھائی کیسی چھپیڑیں چیپ کے گئی ہیں بھابھی!!!...

"اس کی خیر ہے یاروں..زہر بھی پلائے گی تو ہنس کر پی لوں گا..زندگی کے ہاتھوں موت بھی ہنسی خوشی قبول ہے"!!!..

وہ مسکراتے ہوئے بولا!!!...

****

"ارحان میرے پیچھے مت آؤ...!!میں چلی جاؤں گی...!!زراسی نرمی کیا دکھادی تم نے تو حد ہی پار ردی آج کے بعد شکل مت دکھانا اپنی...!!وہ سرد مہری سے کہتی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیزی سے چلتی جارہی تھی

"ایسامت بولیں پلیز...آئی ایم سوری حیرام"!!...

"جاؤیہاں سے"!!...

"پلیز حیرام میرا اسانس نکل جائے گا"!!!...

"نکل جائے میری بھلا سے"!!!...

"آئم سوری"!!...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دفعہ ہوجاؤ"!!...

"پلیز... حیرام مِیں نہیں رہ پاؤں گا"!!!...

وہ نظرِانداز کرتی آگے بڑھتی گئی

مین روڈ آتے ہی وہ رکشے کے انتظار میں رک گئی

"میرے ساتھ چلیں گی آپ گھر"!!...

"نہیں ہر گز نہیں...میری لاش اٹھا کر گاڑی میں رکھ کر لے جاؤ تو الگ بات ہے جیتے

جی تو تمہاری گاڑی میں نہیں بیٹھوں گی"..

"فضول باتیں مت کریں..!!"وہ تڑپ کر بولا اور اسکے ہاتھ سے فائل اور پرس چھین لیا

"آپ میرے ساتھ ہی جائیں گی"!!...

"میں تو نہیں جاؤں گی لے جاؤ یہ ہی...!!"سپاٹ لہجے میں کہتے ہوئے اسنے قریب سے گزرتے رکشے کو روکا اور سوار ہو گئی

سنی کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں سن ہوتے دماغ کو قابو کرتا وہ بمشکل اپنی جیپ تک آیا حیرام کے شدید غصہ اور ناراضی کا احساس روح کھینچ رہا تھا اسنے چکراتے سر کو اسٹئیرنگ پر ٹکا دیا!!!....

****

حیرام کچی نیند میں تھی جب دھپ کی آواز کے ساتھ کوئی بالکنی میں کودا حیرام نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گئی

چند منٹ سنی بالکنی کا لاک توڑ کر اندر داخل ہوا

"کیوں آئے ہو تم...!!" وہ نفرت سے بولی

"مجھے آپ کے پاس آنے سے کوئی نہیں روک سکتا...!!" وہ سرخ آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتا بولا

"بکواس مت کرو... شراب پی کر آئے ہو؟؟ میرے قریب بھی مت آنا...!!!" وہ غصے سے بولی

"شراب پی کر تو آیا ہوں پر آپ کو مجھ سے کوئی خطرہ نہیں... میں مرنا پسند کروں گا آپ پر گندی نگاہ ڈالنے سے پہلے...!!! اتنی محبت نہیں کرتا جتنی عزت کرتا ہوں آئندہ یہ بات منہ سے مت نکالیے گا اسی وقت اپنے آپ کو گولیوں سے اڑا دوں گا اور آپ تو جانتی ہیں میں اپنے آپ سے بلکل محبت نہیں کرتا." وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بولا

"کیوں آئے ہو؟؟" اسنے سرد مہری سے پوچھا

"میں آپ کو بتانے آیا ہوں کہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ میری سانسیں ختم ہو رہی ہیں میں کچھ نہیں کر پا رہا مجھ سے کچھ بھی نہیں ہو رہا آپکی ناراضی مجھے سکون نہیں لینے دے رہی میری سانسیں ختم ہو رہی ہیں"!!!!....

"تم صرف دوسروں کی سانسیں ختم کر سکتےہو تمہاری سانسیں کبھی ختم نہیں ہونگی..." وہ نفرت سے بولی

"حیرام...!! میں مانتاہوں میں بہت براہوں بہت برا...! انسانیت توپناہ مانگتی ہی ہے مجھ سے شیطانیت بھی بھوکلا جاتی ہے.. کمینہ پن کوٹ کوٹ کر بھرا ہے مجھ میں ..بے غیرت بھی بلاکاہوں.. حیوانیت سے خوب بنتی ہے لیکن مس حیرام آپ سے بے پناہ محبت کرتاہوں.. مجھ سی محبت نہ کرے گا کوئی ٹرسٹ می اور نہ میں کرنے دوں گا کسی کو"!!!!...

"جاؤ"!!!...

"میں نہیں جاؤں گا آپ میری طرف دیکھیں"!!...

"نہیں دیکھوں گی"!!!...

"مجھ سے بات کریں غصہ کریں یہ لیں اس سے ماریں یہ خنجر لیں ختم کر دیں... مجھ کو بس ایک بار میری طرف دیکھ لیں پلیز میں... میں معافی مانگ رہاہوں نا... علی. علی کو بھی سوری کروں گا پلیز ایک بار.... میری طرف دیکھیں...!!ء" وہ سسک پڑا

"مجھے کوئی شوق نہیں تمہارے خون سے اپنے ہاتھ گندے کرنے کا"!!!...

"ٹھیک ہے میں خود کرلوں گا...!!"اسنے خنجر ہاتھ میں لیا

"آپ مجھ سے بات کریں گی یا نہیں؟؟؟"

"نہِیں کروں گی دفعہ ہو جاؤ...!!"وہ غصے سے بولی

سن نے ہتھیلی پھیلائی اور اپنی ہتھیلی کو بے دری سے چیر دیا خون کا فوارا سا بلند ہو کر زمین کو سرخ کرنے لگا

حیرام دہل گئی

"کیا آپ مجھ سے بات کر رہی ہیں؟؟"

"نہیں..!"اب کے وہ چلائی

سن نے پھر ہتھیلی کو گہرائی سے چیرا

ٹپ ٹپ کی آوز کے ساتھ خون کے قطرے تیزی سے زمیں پر گر رہے تھے

"اسٹاپ اٹ..!اسٹاپ اٹ ارحان رکو...ایسامت کرو...میں...میں کر رہی ہوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بات..یہ..دو مجھے لاؤ مجھے دے دو"!!!..

سنی کے چہرے پر سکون اتر آیا...وہ معصومیت سے مسکرایا خنجر اسکی طرف بڑھادیااور خوداس کے گھٹنوں میں جابیٹھا.. سنی کا سر حیرام کے گھٹنوں پر تھا حیرام دہشت ذدہ تھی اس جیسا شخص اسنے کبھی نہیں دیکھا تھا...وہ پاگل تھا؟دیوانہ تھا کیا تھاوہ...وہ سمجھ نہیں پارہی تھی..

اسکی سوچوں سے غافل وہ سر اسکے گھٹنوں پر ٹکائے بلکل پر سکون تھا.. حیرام نے اس کا سر اپنے گھٹنوں سے الگ کیااوراٹھ کر دوائیوں کاڈبہ لے آئی...وہ اسکے سامنے فرش پر بیٹھی اس کازخم صاف کررہی تھی وہ جانتی تھی وہ خود کرے گا ناڈاکٹر کے پاس جائے گا زخموں کی دوانہ کرتا تھا تبھی تو ناسور بن گیا تھا!!...

"اب اگر ناراض ہوئیں تو خنجر سے اپنی گردن کاٹ دوں گا"!!...

حیرام نے سخت نگاہ اس پر ڈالی پر کچھ بھی بولنے سے گریز کیا

"میں آپ کے بغیر رہ نہیں پاتا جب تک آپ کی جھڑکیاں نہ سنوں مجھے میرا دن مکمل نہیں لگتا آپ مجھ سے ناراض مت ہوا کریں"!!...

"اپنی اس جنونیت کو قابو میں رکھو میری زندگی کو مشکل مت بناؤ کل کو میری شادی ہو گی... تمہاری یہ نفسیاتی عجیب سو کالڈ محبت میری زندگی اجیرن کر دے گی...!!" وہ سرد مہری سے بولی

"آپ شادی کریں گی؟؟"

"تو کیا نہیں کروں گی؟؟"

"مجھ سے شادی کریں گی..!!؟ وہ سر اٹھائے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

"تمہیں لگتا ہے کوئی لڑکی تم سے شادی کرے گی؟؟"

"میں کسی دوسری لڑکی کو نہیں جانتا آپ سے پوچھ رہا ہوں آپ کریں گی؟؟"

"ہر گز ہر گز ہر گز نہیں.. بلکل بھی نہیں.." اسنے دوٹوک لہجے میں کہا!!...

"اوہ...!! اس کا چہرہ تاریک ہوا اسنے اپنی کنپٹی کھجائی اور نفی میں سر ہلانے لگا...

"تو پھر...!! تو پھر آپ کسی اور سے بھی شادی نہیں کریں گی میری نہیں تو کسی کی نہیں..!!..

اس کے چہرے پر معصوم مسکان تھی.. وہ لب دانتوں میں دبائے معصومیت سے اس

کی جانب دیکھ رہا تھا

"آپ کی طرف دیکھنے والی ہر آنکھ ضائع ہو گی..

آپ کو چھونے والا ہاتھ جڑ سے کٹے گا...

آپ کی طرف بڑھنے والے قدموں میں جان نہیں رہے گی...! حیرام صرف ارحان کی ہے..ارحان کے علاوہ کسی کو اجازت نہیں کہ وہ اسے دیکھے اسے سوچے"!!!...

"یہ..یہ محبت ہے تمہاری..؟تم مجھے تکلیف پہنچا کر سکون محسوس کرتے ہو؟؟"

"نہیں میں خود بھی ہر وقت تکلیف میں رہتا ہوں اگر آپ میری قسمت میں نہیں ہیں تو پھر دنیا کے کسی شخص کی قسمت میں آپ کا نام نہیں ہو گا"!!!...

"تم شیطان ہو...!!!تمہاری اس معصوم مسکراہٹ کے پیچھے کا شیطان مجھے صاف دکھائی دے رہا ہے تم بہت بڑے بول بول رہے ہو کسی شیطان سے کم نہیں لگ رہے"!!!...

"ہاں میں شیطان ہوں..!لیکن ماں مجھے معصوم کہتی تھی..پھر ایک دن میں نے چھوٹی سی شرارت کی تھی ماں نے مجھے ایک نام دیا تھا...پتا ہے میری ماں کہتی تھی کہ

ارحان ایک معصوم شیطان ہے"!!!..

وہ چند لمحے اسے خاموشی سے دیکھتی رہی پھر اٹھ کر کمرے سے نکل گئی چند لمحے بعد لوٹی تو ہاتھ مِیں جوس کا گلاس تھا..

"یہ پی لو"!!..

"نہ...!!"اسنے نفی میں گردن ہلائی

"کیوں.؟؟"

"میرے ہاتھ مِیں درد ہے آپ پلائیں...!!"وہ مسکرایا

"ایک ہاتھ میں درد ہے نادوسرے میں تو نہیں...پیناہے تو پیو ورنہ جاؤ ویسے بھی بینڈج ہوچکی ہے"!!..

"اوکے جارہاہوں..سیدھے ہاتھ میں درد ہے...الٹے ہاتھ سے نہیں پیتا میں...!!گناہ ملتاہے...!!"وہ جاتے جاتے بولا

حیرام نے سر پکڑلیا

"ڈرامے بازیاں کبھی ختم نہیں ہوں گی تمہاری..رکو..!"وہ گلاس لے کراسکی

طرف بڑھی

"وہ جو چار چار بوتلیں شراب کی چڑاتےہںوںلوگوں کی ہڈیاں توڑتےہںوتب گناہ کا خیال نہیں آتا...!!ت کر کہتےہںوئے گلاس اس کے لبوں سے لگایا وہ مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتا گھونٹ گھونٹ شربت ہلک میں اتار رہا تھا!!...

@@@@@@@@@

حیرام دفتر سے نکلی تو وہ سامنے کھڑا تھا چہرہ سنجیدہ تھا...آگے بڑھ کر فائل اور پرس اس کے ہاتھ سے لیا اور جیپ میں جا بیٹھا..

حیرام دل ہی دل میں حیران ہںوئی..آج وہ مسکرایا نہ تھا نہ کوئی بات کی تھی

"عمر چاچا کا انتقال ہںوگیا ہے..ہم سب جا رہے ہیں ان کے جنازے مِیں تین چار دن مِیں یہاں نہیں ہںوں گا...آپ کو چھوڑ کر جانے کا دل نہیں ہے لیکن جانا بھی ضروری ہے اپنا خیال رکھیے گا ٹائم پر کھانا کھایئے گا زیادہ کام کا بوجھ مت لیجیے گا...!!"وہ نرمی سے کہہ رہا تھا

حیرام کچھ نہ بولی

"آپ کچھ کہیں گی نہیں؟؟"

"میں کیوں کہوں گی...؟؟"اسنے لاپرواہی سے کندھے اچکائے

سنی نے گہری سانس لی

"کیاپتارا ستے میں موت آجائے یاایکسیڈنٹ ہوجائے کوئی اچھی دعاہی دے دیں کہہ دیں کہ مجھے یاد کریں گی جھوٹے منہ ہی سہی ویسے مجھے پتاہے آپ بلکل یاد نہیں کریں گی...!!!لیکن کریں آپ جو سلوک کرنا ہے یہ عشق کمبخت شکوے گلوں کی اجازت ہی کب دیتا ہے...پر میں آپ سے ہمیشہ محبت کروں گامجھے فرق نہیں پڑھتا کہ آپ میری محبت کے ساتھ کیاسلوک کریں"!!..

حیرام نے رخ موڑلیااور کھڑکی کے باہر دیکھنے لگی!!!..

******

آج کے دن اسے واپس آناتھا.. حیرام دفتر سے نکلی تولاشعوری طورپر نگاہوں نے سنی کی جیپ کو کھوجا...جیپ ناپاکر اس کاچہرہ بجھ گیاوہ سر جھکاکر بس اسٹاپ کی جانب بڑھ گئی...

"چار دن تو گزر گئے اسے آجانا چاہیے تھا...!!!"دل ہی دل میں بولی..

گھر کی طرف جاتے ہوئے راستہ بے حد سنسنان لگا...اسکی نگاہ خالی تخت پر پھسلی.. جگہ خالی پا کر قدم تیز کر دیے جانے کیوں دل اداس ہو رہا تھا...

گھر پہنچ کر بے چینی کی حالت میں چند لقمے لیے اور اپنے کمرے میں چلی آئی...رات آ پہنچی تھی اسکی نگاہیں بالکنی کے دروازے پر ٹکی تھیں کان مخصوص گونج کے منتظر تھے..

رات کو تین چار دفعہ اٹھ کر بالکنی کا دروازہ چیک کیا تھا...لیکن دل بے چین ہی رہا...!!وہ نہ آیا تھا

صبح اس کا اترا چہرہ دیکھ کر ماں نے سوال کیا...

"کچھ نہیں امی بس سر درد ہے"!!...

"دوائی لے لو...!!"آمنہ فکر مندی سے بولیں

"جی...!!"وہ پھیکی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر وہاں سے اٹھ گئی

گلی سے گزرتے ہوئے نگاہ بے اختیار تخت پر جا ٹھہری..وہاں کوئی نہ تھا...!!وہ بے

حد مایوس ہوئی اور گہری سانس لے کر آگے بڑھ گئی !!!...

****

اسے گئے دو ہفتے ہو چکے تھے..اس کی غیر موجودگی اسے بری طرح چبھتی تھی وہ سو اندازے لگاتی مسترد کرتی... کبھی اس کی معصومانہ باتیں یاد کر کے ہنس دیتی تو کبھی اس کا دیوانہ پن یاد کر کے نئے سرے سے اس کا غم مناتی... وہ ہر گزرتے دن کے ساتھ مرجھاتی جارہی تھی ماں نے بھی کہی دفعہ اس کی اداسی محسوس کی تھی وہ کام کے بوجھ کا بہانہ کر کے ٹال جاتی... اسکی باتیں آس پاس گونجتی محسوس ہوتیں... زرا سی آہٹ پر کان کھڑے ہو جاتے نگاہیں بالکنی کے دروازے پر ٹک جاتیں.. بے اختیار اس کی آنکھیں بھیگ جاتیں... اسنے خود سے کچھ نہ کہا تھا نہ سوال کیا تھا... بے بسی کے عالم مِیں شب کی تاریکی میں وہ اعتراف کرتی تھی کہ اسے محبت ہو گئی تھی... اسے اس سے محبت ہو گئی تھی جسے ایک زمانہ بگڑا کہتا تھا !!!!...

.....

چار ماہ بعد !!!...

******

حیرام عیسی نگر چھوڑ کر جاچکی تھی کیس کا فیصلہ ان کے حق مِیں آیا تھا جائیداد سے ان کا حصہ ان کو مل چکا تھا جس کا ایک بڑا حصہ بینک مِیں محفوظ کرنے کے بعد کراچی کے پوش علاقے مِیں ایک بڑا سا گھر خرید لیا تھا...آمنہ نے کلفٹن کے علاقے میں اپنا بوتیک کھول لیا تھا اب ان کا سارا دن وہی گزرتا تھا...جبکہ حیرام گھر میں رہتی تھی اسکی غائب دماغی اور بے قائدگی کی بناہ پر اسے ملازمت سے فارغ کر دیا گیا تھا وہ سارا دن اداسی سے گھر میں چکر کاٹتی رہتی!!!!...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

کوئی کہہ دے گلاب سے میرے!!...

تیری خوشبو اداس ہے آجا!!...

وہ لان میں بیٹھی ویران نگاہوں سے آسمان میں اڑتے پرندوں کو دیکھ رہی تھی!!!...

"کہاں ہوگا...کیسے ہوگا..؟مجھے یاد بھی کرتا ہوگا؟؟کیا وہ میری بے رخی سے بیزار

ہوکر واپس نہ آیا... یہ پھر... اللہ نہ کرے... میری عمر بھی اسے لگ جائے... اللہ جہاں بھی ہو بلکل سلامت ہو..."اس خیال کے آتے ہی وہ یوں ہی تڑپ جایا کرتی تھی...

اسی وقت آمنہ کی گاڑی اندر داخل ہوئی وہ اتنی گم تھی کہ ان کی آمد محسوس ہی نہ کر سکی...

انہوں نے گاڑی سے اتر کر تاسف ذدہ نگاہ اس پر ڈالی... اب تو وہ بھی عادی ہو چکی تھیں اسکے نا سمجھ آنے والی بیماری کی!!!..

ہمیں تو عشق نے نکما کر دیا غالب!!..

ورنہ ہم بھی آدمی تھے بڑے کام کے"!!!...

****

"بی بی جی... حیرام بی بی پر تو کسی شے کا سایہ لگتا ہے... کہیں سے دم کیوں نہیں کرواتی؟؟"سکینہ نے چائے پیش کرتے ہوئے کہا

"کیا مطلب؟؟"

"بی بی جی ان کی حالت پر غور نہیں کیا؟؟ اتنی اداس رہتی ہیں نا کسی سے بات کرتی ہیں اور کہیں دفعہ تو جواب ہی نہیں دیتی جتنی بھی آوازیں دے دو... کل میں نے چھت پر ان کو بری طرح روتے دیکھا"!...

"حیرام رو رہی تھی؟؟"اس کی خاموشی اور ادسی سے تو وہ خود بھی واقف تھیں لیکن رونے والی بات بلکل نئی تھی وہ مذید فکر مند ہوئیں

......

کاش کوئی ایسا جادو ہوتا جسے کر کے میں اپنی زندگی سے وہ پانچ ماہ نکال دیتی... کہنے کو تو پانچ ماہ بہت کم ہیں.. لیکن ان پانچ مہینوں نے اس میرے وجود پر بہت گہرے مقش چھوڑے ہیں جنھیں میں چاہ کر بھی نہیں نکال پا رہی... ارحان نامی آسیب نے میرے وجود پر قبضہ کر لیا تھا اگر اب وہ مجھے آذاد بھی کر دے تو میرا وجود ہمیشہ آسیب ذدہ رہے گا... اب کوئی بھی اس وجود کو آباد نہیں کر پائے گا!!.....

اذان کی آواز نے اسے سوچوں کے سمندر سے ساحل پر پٹخ دیا... وہ چونک کر اٹھی اور وضو کرنے چل دی...

وہ جوں ہی نماز کے لیے کھڑی ہوتی اس کے آنسو بہنے لگتے...وہ پوری نماز روتے ہوئے ادا کرتی تھی

نماز ختم کرنے کے بعد وہ دوزانو ہو کر بیٹھی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے...

"یااللہ میں نے ہمیشہ تیری رضا مانگی ہے...میں بے حد گناہگار ہوں سیاہ کار ہوں..وہ میرے حق میں برا ہے تو میں صبر کرلوں گی...میرے صبر کے اجر میں تو اسے ہمیشہ شاد رکھنا اس کو ہدایت دے کر سیدھے رستے پر چلا دے...اس کے گناہوں کو معاف کردے..اسے لمبی زندگی عطا کر...اس کا دل نور سے بھر دے...اسے اپنا دوست بنا لے...میں اپنے لیے کچھ نہیں مانگنا چاہتی لیکن میرے اللہ میری دعا سن لے...صرف ایک بار اسے میرے سامنے لے آ...پھر ...(ہچکی)..پھر...ساری زندگی...!!(ہچکی)اس کا سوال نہیں کروں گی...!!!وہ ہچکیاں لیتی بری طرح رو رہی تھی کب اس کی ہچکیوں میں کسی اور کی ہچکیاں شامل ہوئیں اسے پتا ہی نہ چلا...وہ روتی رہی...وہ بھی روتا رہا...دونوں ایک ساتھ ہچکیاں لے رہے تھے...حیرام کو جوں ہی کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اس کا دل رک سا گیا...ہچکیاں تھم گئی...وہ چند منٹ ساکت بیٹھی اس کی ہچکیاں سنتی رہی...اسنے

آہستگی سے جائے نماز سنبھالی...اور پلٹ کر اسے دیکھا

وہ گھٹنوں کے بل زمیں پر بیٹھا سر جھکائے رو رہا تھا...وقفے وقفے سے اس کی سسکیاں گونج رہی تھیں

"ہو گئے چار دن تمہارے...؟؟اب بھی نہ آتے...!!"رونے لے باعث آواز گیلی ہو رہی تھی وہ کہتے ہوئے پلنگ پر جا بیٹھی

ارحان آنسو رگڑتا ہوا اٹھا اور اس کے گھٹنوں میں جا بیٹھا...

"میں پانچ مہینے سے مر رہا تھا تڑپ رہا تھا آپ کی ایک جھلک کے لیے...مجھے جنازے سے ہی گرفتار کر لیا گیا تھا..تمام ثبوتوں کی موجودگی میں...!!!ایک ہفتے پہلے واپس آیا ہوں....میرے پیروں تلے زمین نکل گئی جب میں نے بھٹی کا گھر خالی دیکھا ایک ہفتے سے پاگلوں کی طرح آپ کو پورے شہر میں ڈھونڈتا رہا...اور اب جا کر ملی ہیں!!!..

اسنے سر اسکے گھٹنوں سے ٹکا دیا...

"اب مِیں کہیں بھی نہیں جاؤں گا...مجھے اپنے پاس رہنے دیں پلیز...!!"وہ بے بسی

سے بولتا چپ ہوا...

حیرام نے اس کے بالوں پر نرمی سے ہاتھ پھیرا!!!...

اور ہاتھ اس کے کان کی طرف بڑھایا

ارحان الجھی حیران نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا

حیرام نے اس کے کان کا بندہ اتارا!!...

ہاتھ پکڑا..ساری انگوٹھیاں اور بریسلیٹ اتار لیے!!..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

پھر ہاتھ بڑھایا اور شرٹ کے بٹن بند کرنے لگی

"نہ چاقو..نا خنجر..نا بندوق..نا شراب..نا لڑائی نا جھگڑے نہ گنڈا گردی...!!!"وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھی

ارحان کی آنکھیں چمکنے لگیں وہ معصومیت سے مسکرانے لگا اور سر اس کے گھٹنوں پر ٹکا دیا

"ویسے تم اندر کیسے آئے..؟؟؟ یہاں کی بالکنی تو کافی اونچی ہے"!!...

ارحان نے جھٹکے سے سر اٹھایااور اسکی طرف معصومیت سے دیکھنے لگا...

"وہ...میں..!!وہ..نا...اسنے نظریں چراتےہوئے تھوک نگلا

حیرام کو وہ اس وقت خوف ذدہ سا بچا لگا جو ڈانٹ کے ڈر سے بول نہ رہاہو

"بتاؤ...!!!"وہ بظاہر سنجیدگی سے بولی

"وہ چوکیدار تو آنے نہیں دے رہا تھا...میں نے ہلکا سا ہی مارا تھا..وہ گیٹ کے پاس بے ہوش...میں اسے لے جاؤں گا ڈاکٹر کے پاس...پلیز غصہ مت کیجیے گا...!!!"وہ ہچکچاتے ہوئے بولا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم نا...ارحان...تمہارا کیا کروں میں...!!!!"حیرام نے اس کے بال مٹھی میں دبوچ لیے

"کچھ بھی کرلیں..آپ کا ہی تو ہوں...!!"وہ بولا

"شٹ اپ..پاگل..!!"وہ مسکرائی اور مصنوعی خفگی سے بولی

****

وہ مسکراتی ہوئی بالوں کو اونچی پونی میں قید کررہی تھی چہرے پر بے حد پرکشش

مسکان تھی

سیاہ کاٹن کے کرتے کے ساتھ نیلی جینز پہنے پیروں میں نازک سی سیاہ جوتی تھی!!..

"حیرام بی بی آپ کہیں جا رہی ہیں؟؟"سکینہ نے سوال کیا وہ اس کے کمرے کی صفائی کرنے آئی تھی

"جی آنٹی..!!میں اپنے دوست سے ملنے جا رہی ہوں...کھانا وہی کھالوں گی...امی کو بتا دیجیے گا..."اسنے مسکراتے ہوئے اپنی چادر کندھوں پر ڈالی اور باہر کی جانب بڑھ گئی!!

******

"دوست کون سا دوست اس کا تو ایک ہی دوست تھا علی جواب ترکی میں ہے...!!!کس سے ملنے گئی ہے؟؟"

"کیا پتا کوئی نیا دوست بن گیا ہو...!!"سکینہ نے کہا

"ہو سکتا ہے پر اتنی جلدی تو وہ کسی پر بھروسہ نہیں کرتی دوست بنانے میں بھی وہ اتنی اچھی نہیں کم ہی لوگ اس کو پسند آتے ہیں..ویسے تمہیں نہیں لگتا سکینہ کے آج کل

اس کے چہرے پر رونق سی آگئی ہے..؟؟

"جی میں بھی یہی کہہ رہی تھی"!!...

"چلو اچھا ہے کم از کم اس فیز سے تو باہر نکلی... تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا کچھ نہیں

ہوتے یہ بھوت پریت...!! آمنہ کہتے ہوئے اٹھیں!!..

*****

حیرام سر جھکائے پارک کی بینچ پر بیٹھی تھی... وہ ایک ہی نقطے کو سوچے جا رہی تھی

..کہ اسے محبت ہو چکی تھی اس شخص سے.. جس سے اسے گھن سی آتی تھی

...!!! وہ شخص روح میں جذب ہو چکا تھا سانسوں میں چلتا تھا اس کے نام پر دل

دھڑکتا تھا اس کی بھاری آواز اسے سحر میں جکڑ لیتی تھی... اب اس کے ارد گرد موجود

ہونے سے خوف نہیں آتا تھا وہ قریب ہوتا تو تحفظ کے حصار میں خود کو پاتی تھی...

"حیرام...!!" اسنے نرمی سے اسے پکارا حیرام کا دل تیزی سے دھڑکا اسنے سر اٹھا کر

اسے دیکھا وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا..

"بیٹھو نا کھڑے کیوں ہو"!!...

وہ اس کے برابر میں اس سے زرا فاصلے پر بیٹھ گیا

حیرام نے اس کے حلیے پر ستائشی نگاہ ڈالی

سفید جینز اور ہلکی نیلی شرٹ کی آستینیں کہنیوں سے موڑر کھی تھیں چہرے پر ہلکی شیو تھی سر پر پی کیپ تھی وہ پیارا لگ رہا تھا

"اچھے لگ رہے ہو..!!" وہ بولی

ارحان جھینپ گیا مسکراتے ہوئے ایک فائل اس کی طرف بڑھادی

"یہ کیا ہے...؟" اسنے پوچھتے ہوئے فائل پکڑی اور اسے کھولنے لگی

...یہ کیا ہے.. تم نے ایک دن میں ایم بی اے کر لیا؟؟؟" وہ حیرت سے بولی

"میٹرک کے علاوہ ساری کی ساری جعلی ڈگریاں ہیں..!! وہ اطمینان سے بولا

"اففف ارحان کب سدھرو گے...؟؟"

"تو کیا کرتا آپ نے ہی تو کہا تھا کہ آپ کی ممی کو میری کم تعلیم سے مسئلہ ہو سکتا ہے.. اب آپ فخر سے بتا سکتی ہیں انھیں کہ ان کا داماد ایم بی اے پاس ہے"!!.

"جعلی ڈگریوں کے زریعے؟" وہ تپ کر بولی

"تو کیا ہواامیں نے کون ساوزیرا عظم کاانتخاب لڑنا ہے جو میری ڈگریوں کی چھان بین ہو گی صرف آپ کی ممی کو ہی توراضی کرنا ہے...!!! وہ مطمئن سا مسکرایا

حیرام نے تاسف سے سر ہلایا

"اور اگر ممی نے پوچھا کہ تم کام کیا کرتے ہو پھر ان سے کیا کہو گے؟؟؟"

"یہی کہ میرا بیلجیئم میں ریسٹورینٹ ہے...اور گھر بھی وہی"!!...

"وہاٹ بیلجئیم؟؟"

"جی شادی کے بعد ہم وہیں رہیں گے ریسٹورینٹ کی تعمیر شروع کروادی ہے..!! گھر بھی خرید لیا ہے"!!..

"میں حرام کے پیسے سے نئی زندگی کا آغاز نہیں کروں گی اور کیا ضرورت ہے اتنی دور گھر لینے کی ہم پاکستان میں بھی رہ سکتے ہیں"!!..

"آپ نے جو کہا تھا سارا پیسہ یتیم خانوں میں جمع کروادیا تھا...یہ پیسہ میرا اپنا ہے حرام کا نہیں ہے"!..

"تمہارے پاس کہاں سے آیا؟؟"

"میرے بابا ایک خاندانی زمیندار تھے... وہ سب جو سردار نے قبضہ کر لیا تھا وہ میں نے واپس لے لیا ہے.. اور ہم پاکستان میں نہیں رہ سکتے میری جان کو خطرہ ہے.. اچانک تمام کاموں سے ہاتھ کھینچ کر ان کو کروڑوں کا نقصان پہنچایا ہے.. وہ مجھے ایسے تھوڑی چھوڑ دیں گے اب بھی تین لوگوں کو ڈاج دے کر چار جگہ سے حلیہ بدل کر یہاں آیا ہوں..!! وہ مجھے پکڑنے کے لیے پاگل ہو رہے ہیں..!! خیر یہ سب چھوڑیں کھانا کھایا آپ نے؟؟ چلیں کچھ کھا لیتے ہیں آپ گاڑی لائیں ہیں؟؟ "

حیرام نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے چابی اسکے ہاتھ میں دے دی

"نقاب کر لیں..!!" وہ آس پاس دیکھتے ہوئے بولا

"کیوں..؟؟" وہ الجھی

"کیوں کہ میں نہیں چاہتا میری عزت کو کوئی دیکھے یہ ڈوپٹے سے چہرہ ڈھک لیں... چلیں آگے آجائیں آپ...!!" وہ بول رہا تھا وہ حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی

"ایسے کیا دیکھ رہی ہیں..؟؟"وہ الجھ کر اس کی طرف دیکھنے لگا

"کچھ نہیں...!!"وہ مسکرادی

عورت کو مرد کی طرف سے ملنے والا سب سے قیمتی تحفہ عزت ہے!!...

....

حیرام سر جھکائے کھانا کھا رہی تھی وہ اسے نرم نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟؟"

"یہی کہ میری بلی چھوٹے سے بچے کی طرح کھانا کھا رہی ہے...!!"اسنے پیار سے کہا

وہ ہنس پڑی

"تم بھی کھاؤ"!!...

"کھا رہا ہوں..!!"وہ اپنی پلیٹ پر جھکا

"تم نے سچ میں سب کچھ چھوڑ دیا ہے؟؟"کسی خدشے کے تحت وہ بولی

"حیرام میں آپ کے سر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تمام غیر قانونی کام چھوڑ دیے

ہیں"!!...

حیرام نے مطمئن سی سانس خارج کی

"اور شراب وغیرہ..؟؟"کسی خیال کے آتے ہی اسنے دوبارہ سوال کیا

"ہاں وہ بھی..!!"اسنے نظریں چرائیں

"میری قسم کھاکر کہو ناکہ شراب بھی چھوڑدی ہے"!!..

"چھوڑدی ہے نا...!"وہ تنگ کر بولا

"تو کھاؤ قسم اور بولو کہ چھوڑدی ہے"!...

"میں نہیں کھارہا...!"وہ چڑ کر بولا اور دوبارہ اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ ہوا

حیرام کھلکھلا کر ہنس پڑی

ارحان نے خفگی سے اس کی جانب دیکھا

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟؟"حیرام بظاہر غصے سے بولی

"کچھ نہیں آئی ایم سوری میں کوشش کررہا ہوں پینا کم کردی ہے جب تک آپ آئیں

گی تب تک مکمل طور پر چھوڑ دوں گا"!!...

"وہ تو چھوڑ ہی دو گے میرے قبضے میں آنے کے بعد...!!!"وہ دھونس جما کر بولی

وہ ہنس دیا

"سنڈے کو ممی سے ملوا رہی ہوں میں تم کو"!!...

"اگر انہوں نے مجھے پہچان لیا؟؟"

"انہوں نے تمیں ایک بار ہی دیکھا ہے وہ بھی سرسری سا...اور تمہارا نیا لک بلکل الگ ہے وہ تمہیں بلکل نہیں پہچانیں گی!!!...

"اللہ کرے ایسا ہی ہو!!..

®®®®®®®®

وہ دونوں اس وقت ارحان کے فلیٹ میں موجود تھے

یہ پھنساڈ النا ضروری ہے کیا؟؟"وہ منمنایا

"یہ پھندا نہیں ٹائی ہے ارحان...!!وہ ٹائی کی ناٹ بناتے ہوئے بولی

"لیکن میرا دم گھٹ رہا ہے اس میں"!!..

"کچھ وقت بعد عادت ہو جائے گی..!"حیرام نے اس کا اعتراز رد کیا

"ممی کو سب سے پہلے سلام کرنا ہے... کیسے ؟؟"

"مجھے پتا ہے نا"!!...

"بتاؤ کیسے...؟؟"حیرام نے اسے گھورا

"اسلام و علیکم آنٹی...ہاؤ آر یو لکنگ گارجیئس...!!"ارحان نے حیرام کے سکھائے گئے لب و لہجے میں کہا

حیرا نے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی

"پھر.."؟؟"

"پھر چہرے پر مسکراہٹ سجا کر بیٹھ جانا ہے.. صرف اسی بات کا جواب دینا ہے جو وہ پوچھیں گی..."اسنے کوئی چوتھی بار یہ سب دہرایا تھا

"گڈ مائی بوائے..!!"حیرام نے اس کی اکتائی ہوئی شکل کو محبت سے دیکھا اور س کا گال تھپتھپایا

اکتاہٹ فوراغائب ہوئی چہرے پر اسکی مخصوص مسکراہٹ پھیل گئی چہرے کا ڈمپل نمایاں ہوا

"صدام اور باقی لڑکے کہاں ہیں؟؟"

"صدام کو تو میں نے لاہور بھیج دیا تعلیم مکمل کرنے باقی لڑکوں میں کچھ سدھر کر کاموں میں لگ گئے اور کچھ نے دوسرے گروہ میں شمولیت اختیار کر لی"...

"ویسے تم بھی دوبارہ تعلیم مکمل کر سکتے ہو!!.."

"نہیں میں ایم بی اے کر چکا ہوں آگے پڑھنے کا ارادہ نہیں فی الحال"...

"حیرام ہنس پڑی

اسنے آتے ہوئے ارحان کی فرمائش پر پالک گوشت بنایا تھا اب وہ روٹیاں بنانے کی تیاری کرنے لگی

ارحان کاؤنٹر کے قریب کھڑا اسے کام کرتا دیکھ رہا تھا

"ایسے نکموں کی طرح کھڑے ہو کر مجھے نہ گھورو سیلڈ ریڈی کرو... شاباش"!..

"پر پیاز میں نہیں کاٹوں گا...!!"اسنے پہلے ہی خبردار کیا اور فریج سے سبزیاں نکال

NEW ERA MAGAZINE.com Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کر دھونے لگا

حیرام نے مسکراتے ہوئے کنکھیوں سے اسے دیکھا

سادہ دل اور معصوم حرکتیں یہ چھ فٹ ایک انچ کا بچہ اسے بے حد پیارا لگتا تھا!!!...

****

ارحان کی پرکشش شخصیت، معصوم مسکراہٹ اور سادگی بھری باتوں نے دو ملاقاتوں میں ہی آمنہ کا دل جیت لیا تھا اسکی بدلی ہوئی شخصیت نے ان کو زرا بھی محسوس نہ ہونے دیا کہ وہ عیسیٰ نگراوہی بدنام ترین شیطان ہے جسے عشق نے بدل دیا تھا دھو دیا تھا... آمنہ اس کے جانے کے بعد بھی اس کی باتوں پر ہنستی مسکراتی اس کی تعریفیں کرتی تھیں!...

******

نکاح کی تقریب سادہ تھی.. سنہرے اور سرخ لہنگے میں حیرام بے حد خوبصورت نظر آرہی تھی...ارحان بمشکل اس سے نظریں ہٹا پا رہا تھا... نگاہیں بار بار اس کے سجے سنورے روپ پر جاٹھہرتی... یہ احساس روح پرور تھا کہ یہ سجا سنورا روپ اب ساری

زندگی کے لیےاس کی دنیاکو حسین بنانے والا تھا..لبوں پرخوبصورت مسکان سجائے وہ ہر چند لمحے بعد بےخودی سے اسے تکنے لگتا...ارحان کےاس معصومانہ اظہار مسرت پر حیرام دل ہی دل میں مسکرارہی تھی!!...

******

وہ برسلز کے خوبصورت سے گھر میں رہتے تھےارحان کاریسٹوریں‌نٹ گھر سے چند میل کی دوری پر تھا...

وہ شام کے کھانے کی تیاری کررہی تھی

"گڈایونگ مائی لائف...!!!"ارحان نے پیچھے سے آکراس کے کندھے پراپناسر رکھا

"یہ گلاب میرے گلاب کے لیےایک زہریلے کانٹے کی طرف سے"!!..

"کانٹاکس کو کہا...؟؟"حیرام نےاس کاکان پکڑلیا

ارے..ارے مسٹر جارج کو کہا..ان کے باغیچے سے ہی تولایاہوں مطلب ان کی طرف"!!...

"بس چپ.. جس دن ان کو پتا چل گیا نا کہ تم ان کے باغیچے سے روز ایک گلاب توڑ کر لاتے ہو تو تمہیں پوچھیں گے"!!...

"میں بھی ان کو پوچھ لوں گا پھر.."وہ شرارت سے بولا اور اس کے کندھے سے سر ہٹایا

"جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ...!!"حیرام نے کہا

"ہو جاؤں گا...!!"وہ سنک پر رکھے خالی کپ دھونے لگا

"افف چھوڑو جانو.!!پہلے اتنا تھک کر آتے ہو پھر یہاں لگ جاتے ہو جاؤ تم میں کر لوں گی"!!!...

"میں تو نہیں تھکا.. سارا دن آپ کا نام میری نظروں کے سامنے ہوتا ہے اور تھکن جاتی رہتی ہے"!!..

"تبھی تم نے ریسٹورینٹ کا نام حیرام پیلس رکھا ہے؟؟"وہ ہنس پڑی

وہ بھی ہنس دیا

"تھینک یو حیرام"!!!...

"وہ کس لیے...!!"حیرام نے پوچھا

ارحان کپ اسٹینڈ پر رکھ کر پلٹا اور اس کے قریب آکر اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے!!!...

"میری زندگی میں آکر مجھے انسان بنانے کے لیے مجھے میری زندگی سے محبت کرنا سکھانے کے لیے..!!آپ میری جنت ہیں...!!!آپ میرا سکون ہیں سارے دن کی تھکن آپ کی ایک جھلک سے مٹ جاتی ہے..میں بہت خوش قسمت ہوں کہ آپ میری زندگی میں ہیں...!!"وہ محبت بھرے لہجے میں بولا اور اسکی پیشانی کو چوما...!!!حیرام پر سکون سی مسکرادی

"خوش قسمت تو میں ہوں کہ جو تم جیسا محبت کرنے والا ہمسفر ملا"!!!....

ضروری نہیں کہ ہمیں ہر رشتہ اور انسان مکمل اور خاص ملے...کچھ عام انسانوں اور رشتوں کو سنوار کر خاص اور مکمل بنایا جائے تو زندگی اور بھی خوبصورت لگتی ہے!!!!!...

****

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین